خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر
عبدالسمیع خان

☎ 213029

CPL 61

جلد 83-48 نمبر 64

ہفتہ

حضرت بانی سلسلہ نمبر

21 ذیقعدہ 1418ھ

21 امان 1377ہش

21 مارچ 1998ء

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پُر معارف کلام

جو خاک میں مِلے اُسے ملتا ہے آشنا

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

یہ راہ تنگ ہے پہ یہی ایک راہ ہے
دلبر کی مرنے والوں پہ ہر دم نگاہ ہے

ناپاک زندگی ہے جو دُوری میں کٹ گئی
دیوار زُہدِ خشک کی آخر کو پھٹ گئی

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبّت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
ورنہ خیالِ حضرتِ عزّت کو چھوڑ دو

جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اِس رہ میں زندگی نہیں ملتی بجُز ممات

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے

اگر اسی طرح ہم اپنی (عبادات) کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہوگی

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 5- دسمبر 1997ء بمطابق 5 فتح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے خطبہ کے آغاز میں پاکستان کی بحرانی صورت حال پر اپنا تجزیہ پیش فرمایا اور پاکستان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اس کے بعد فرمایا:-

اب میں دعا ہی کے تعلق میں پھر (عبادت) کے مضمون کو شروع کرتا ہوں۔ مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ جماعت کو کس قدر اس مضمون کی ضرورت ہے۔ ابتداء میں میں نے کہا تھا کہ دو تین خطبوں میں یہ بات ختم کردوں گا لیکن میں حیران رہ گیا ہوں اس کثرت سے خطوط موصول ہوئے ہیں جو پہلے کبھی شاذ کے طور پر آیا کرتے تھے کہ ہماری (عبادات) کے لئے دعا کریں۔ سینکڑوں سے زیادہ خطوط مل چکے ہیں شاید ہزار تک وہ تعداد پہنچ گئی ہو۔ لیکن ان حالات میں سے جو لوگ گزر رہے ہیں' ان تجارب سے جو لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کی تعداد یقیناً بہت زیادہ ہوگی کیونکہ خط لکھنے کی صلاحیت کم لوگوں کو ہوا کرتی ہے اپنے جذبات کو کاغذ پر اتارنے کی طاقت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ لیکن جو خطوط آرہے ہیں ان سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہت عرصے تک میری کوتاہی تھی جو میں نے اس مضمون کو اس شدت کے ساتھ نہیں اٹھایا۔ سینکڑوں خاندان ایسے ہیں جو لکھ رہے ہیں کہ ہماری (عبادت) کے متعلق کایا پلٹ گئی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ساری عمر کی (عبادات) ضائع گئی ہیں اب جو مڑ کے دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ یونہی (عبادت) کی تصویر کھینچ رہے تھے جن میں جان کوئی نہیں تھی اور وہ لوگ جو (عبادت) کے قریب بھی نہیں جاتے تھے۔ بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ سینکڑوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم (عبادت) کے قریب بھی نہیں پھٹکتے تھے لیکن ہمارے خاندان نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ ہمیں آپ کی وہ وڈیو دیکھنے اور سننے کی توفیق ملی اور اسی وقت ایک دم دل پلٹ گیا' اور اب (عبادات) کی طرف توجہ ہے۔ پس یہ وہ بڑی وقت کی ضرورت تھی جو اس جماعت کے پھیلتے ہوئے دور میں انتہائی اہمیت رکھتی تھی۔ جماعت جس تیزی سے پھیل رہی ہے سب دنیا میں وہ معاملہ اب ملینز (Millions) تک جا پہنچا ہے اور بعید نہیں کہ وہ پچاس لاکھ تک اس سال پہنچ جائے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر موجودہ رفتار پچھلے سال سے بڑھ کر ضرور ہے۔ اگرچہ اتنی زیادہ نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ پچاس لاکھ کا ٹارگٹ ہم عبور کرلیں گے۔

یہ اللہ کی شان ہے' اللہ حکمتوں والا ہے وہ جانتا ہے کہ کس حد تک ہم تربیت کے اہل ہوئے ہیں اور **آئندہ جماعت کے پھیلنے کا ہماری تربیت کی اہلیت سے تعلق ہے۔** اگر ہم زیادہ کو سنبھالنے کے اہل ہوئے تو ہمیشہ میری یہی دعا ہے کہ ہماری اہلیت سے زیادہ ہمیں نہ دینا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ دعا ضروری ہے کہ ہماری اہلیت بڑھادے۔ تو اب سمجھ رہا ہوں کہ (عبادت) کے خطبات کے نتیجے میں جو ایک عالمی انقلاب برپا ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ نے وہ اہلیت بڑھانے کا سامان کیا ہے۔

اگر اسی طرح ہم اپنی (عبادات) کی طرف متوجہ رہے اور تھکے نہ تو بلاشبہ تمام عالم کو ایک نئے دور میں داخل کرنے کی توفیق ہمیں عطا ہوگی اور تمام نئے آنے والوں کی صحیح تربیت کی توفیق عطا ہوگی۔ پس اس پہلو سے میں شاید چند خطبے (عبادت) ہی پر دوں کیونکہ جتنا پھل ان خطبوں کو لگا ہے اس سے پہلے شاید کبھی کسی دور کے خطبوں کو ایسا پھل نصیب نہیں ہوا۔

جن لوگوں کی روحانی کیفیتیں بدل جائیں' جب دل پلٹ جائیں' جب (عبادات) کے لئے لوگ الٹ الٹ کر سجدوں میں پڑیں تو اس سے زیادہ اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں:-

"مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزہ آنا چاہئے وہ مزہ نہیں آتا۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو۔ جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے۔"

یہ وہ احساس ہے جو اب بیدار ہوا ہے۔ پہلے لوگ بیمار تو تھے مگر بیماری کا فکر نہیں کرتے تھے' وہ فکر نہیں جاگا تھا۔ اب بار بار حضرت (بانی سلسلہ) کے (عبادات) کے متعلق اقتباسات پیش کرنے کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ وہ فکر جاگ اٹھا ہے اور بیمار اپنے آپ کو بیمار سمجھنے لگا ہے۔ اگر کوئی بیمار اپنے آپ کو صحت مند سمجھ رہا ہو تو وہ بیماری اس کے لئے جان لیوا بھی ثابت ہو تو اس کو پتہ نہیں چلتا' اندر ہی اندر اسے کھاتی چلی جاتی ہے۔ لیکن بیماری کا احساس پیدا ہونا کہ ہم بیمار ہیں یہی صحت کی طرف اٹھنے والا پہلا قدم ہے۔ دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ صحت کی طرف بڑھنے کے لئے انسان قدم اٹھاتا تو ہے مگر صحت نصیب نہیں ہوتی۔ بسا اوقات اچھا معالج میسر نہیں آتا' بعض دفعہ اچھے معالج کو صحیح علاج نہیں سوجھتا' بعض دفعہ حالات کے تقاضے' غربت اور دوسرے گھریلو مسائل راہ میں حائل ہو جاتے ہیں۔ ملک ملک کا فرق ہے۔ کسی ملک میں ترقی یافتہ علاج نصیب ہیں' کسی ملک میں نہیں نصیب۔ غرضیکہ بہت سے ایسے عوامل ہیں جو صحت کا احساس بیدار ہونے کے باوجود ایک مریض کو صحت دینے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں مگر نظام صحت جس کا روحانیت سے تعلق ہے اس میں ایک بڑی خوشخبری یہ ہے کہ احساس کے بیدار ہونے کا نام ہی صحت ہے۔

ایک مرتبہ حضرت (بانی سلسلہ) سے یہ سوال کیا گیا کہ اگر ہم (عبادت) کے لئے کوشش کریں اور مسلسل کوشش کریں کہ لطف آئے اور مزہ آجائے اور ہمیں پوری طرح روحانی صحت نصیب ہو اور ایسا نہ ہو تو کیا یہ ساری (عبادات) ضائع گئیں؟ حضرت (بانی سلسلہ) نے فرمایا ہرگز نہیں۔ یہ ایک جہاد ہے تم یہ جہاد کرتے رہو۔ بہت سے ایسے جہاد کرنے والے ہیں جن کا جہاد بظاہر بے کار جاتا ہے اور وہ فتح کا منہ نہیں دیکھ سکتے لیکن لڑتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم ان کی زندگی کو بیکار سمجھو گے۔ کیا وہ ایک کامیاب جہاد میں حصہ لینے والے نہیں ہیں۔ پس تم کوشش کرتے رہو اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم اس کوشش سے ہارو نہیں اور ہمتیں توڑ کر نہ بیٹھ رہو تو جس وقت بھی تم پر موت آئے گی تم ایک (عبادت گزار) لکھے جاؤ گے۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں تم نے جہاد سے روگردانی نہیں کی۔ جو مصیبتیں ٹوٹیں' گھر والوں کے بعض دفعہ طعنے بھی سننے پڑتے ہیں کہ اس پاگل کو کیا ہو گیا ہے۔ بعض دفعہ خاوند بیویوں پر ناراض ہوتے ہیں کہ ہر وقت مصلّٰی لئے بیٹھی ہو۔ یہ درست ہے کہ ہر وقت مصلّٰی لئے اس وقت نہیں بیٹھنا چاہئے کہ خاوند کے حقوق تلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں مگر بعض ... بے صبرے بھی ہوتے ہیں جن کو معلیٰ برا لگتا ہے' تو ایسے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں اور ان کے متعلق بھی مجھ سے خطوں میں ذکر ہوتا رہتا ہے۔ بعض بچے اپنے ماں باپ کا شکوہ کر رہے ہیں کہ ہم نے (عبادات) شروع کی ہیں تو ان کے مزاج بگڑ گئے ہیں۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کا بعض خاوند اپنی بیویوں کے شکوے کر رہے ہیں تو ایک لگن سی لگ گئی ہے۔ ایک آگ سی دلوں میں مشتعل ہو گئی ہے کہ خدا ہمیں توفیق دے تو ہم جیسا کہ (عبادات) کا حق ہے وہ حق ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ یہ لگن ہی دراصل صحت کی نشانی ہے اور کامیابی کا اعلان ہے۔ اگر یہ لگن جاری رہے اور میری دعا ہے' آپ سب کو بھی میں اس دعا میں اپنے ساتھ شریک کرنا چاہتا ہوں کہ اب یہ لگن بجھنے میں نہ آئے۔ تو دلوں میں ایک آگ سی لگ گئی ہے کہ ہم اپنے گناہوں کو اس آگ میں بھسم کریں اور خدا کے حضور پاک دل لے کر (عبادات) میں حاضر ہوا کریں۔ یہ دعا کریں کہ اب یہ آگ بجھنے میں نہ آئے یہاں تک کہ گناہ بھسم ہو جائیں اور یہی دعائیں ہیں جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بار بار جماعت کو دی ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے ہمارا قدم کامیابی کی طرف اٹھ رہا ہے اور اس کامیابی نے دنیا کو کامیاب کرنا ہے۔ اس کامیابی نے اس دور میں احمدیت کی فتح کا اعلان کرنا ہے۔ پس (عبادات) میں مشغول رہیں اور اس سے مزے اٹھائیں خواہ لذت آئے یا نہ آئے اگر نہ آئے تو اپنے آپ کو بیمار سمجھیں اور اس بیماری کے علاج کی طرف متوجہ ہوں۔

حضرت (بانی سلسلہ) اسی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے جو لذت سے انسان کو محروم کر دیتی ہے۔ دنیاوی مائدے اور کھانے سے اس کی مماثلت دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ "دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ جتنی بھی چیزیں خدا تعالیٰ نے انسان کو ودیعت فرمائی ہیں ان کے ساتھ ایک لذت وابستہ ہے۔ "کیا اس ذائقے اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں" یہ زبان خدا نے منہ میں رکھی ہے جس کے اور فوائد کے علاوہ ایک یہ ہے کہ بہت سے مزوں سے زبان کے بغیر انسان لذت یاب نہیں ہو سکتا۔ باہر ایک انتظام ہے اندر اس انتظام کو قبول کرنے کے لئے ایک انتظام مقرر فرمایا گیا ہے۔ حالانکہ کھانے میں مزہ نہ ہوتا تو تب بھی انسان نے زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہی تھا مگر کھانے پر ویسی محنت نہ کرتا جیسے اب اس کے مزے کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ اکثر لوگ کھانے پر اس حد تک محنت کرتے ہیں' اس کو اچھا بنانے میں کہ زیادہ خرچ مزے پر ہے اور کم خرچ کھانے کے مادے پر۔ یعنی وہ کھانا جس سے انسان زندہ رہ سکتا ہے اس پر اگر پانچ روپے میں کام بن جائے تو پچاس یا سو خرچ کریں گے یعنی زندہ رہنے کی خواہش علاوہ مزے کی خواہش ہے۔ اکثر انسان کو مزے کی خواہش اصل مقصد سے دور بھی لے جایا کرتی ہے اس تجزیہ کا بھی حضرت (بانی سلسلہ) نے انسانی زندگی پر مختلف صورتوں میں اطلاق فرمایا ہے۔ یہ بحث میں بعد میں چھیڑوں گا لیکن اس وقت یاد رکھیں حضرت (بانی سلسلہ) فرما رہے ہیں "تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟ کیا ذائقہ اور مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں۔ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات' حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا؟ کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟"

اب یہ روزمرہ کے ہمارے تجارب ہیں لیکن کم ہیں جو غور کرتے ہیں کہ ایک خوبصورت نظارے سے زیادہ ہمیں کیا حاصل ہوا ہے لیکن لذت محسوس ہوئی ہے جس نے خوبصورتی کا شعور پیدا کیا ہے جس نے تناسب اور توازن کا شعور پیدا کیا ہے یا وہ شعور جو دل میں پیدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ کے حسن کے احساس کی خاطر تھا اور وہی خالق کا حسن ہے جو تخلیق میں جلوہ گر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ ہمیں کیا حاصل ہوا۔ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں کوئی تکلیف نہ اٹھائیں۔ اور مصیبت کر کے' تکلیف اٹھا کر' بوجھ اٹھائے ہوئے بڑے بڑے پہاڑوں پر چڑھائیاں کریں۔ اوپر جا کر آپ کو کیا ملتا ہے؟ خوبصورت نظارے دیکھتے ہیں مگر اس نظارے نے آپ کے جسم یا بدن کو کیا زائد عطا کیا۔ کچھ بھی نہیں' صرف ایک احساس ہے عظمت اور بلندی اور رفعت کا اور وہ احساس اتنا عزیز ہوتا ہے کہ گھر کے سارے آرام انسان اس پر تج دیتا ہے ان کو چھوڑ کر' اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال کر بھی یہ کوشش اور محنت کرتا ہے۔

یہ مضمون حضرت (بانی سلسلہ) اس لئے بیان فرما رہے ہیں کہ یہ بے مقصد نہیں ہے۔ ان ساری چیزوں کا انسانی تخلیق کے آخری مرحلے سے تعلق ہے جس میں انسان کو تمام مخلوقات پر ایک فضیلت دی گئی ہے۔ مگر اگر خدا تعالیٰ یہ بھی فرمائے کہ ہم نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ جن چیزوں کی خاطر اسے پیدا نہیں کیا جاتا وہ تو لذت دیں اور عبادت لذت سے محروم رہے۔ یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے اور ایک ایسی منطقی دلیل ہے جسے توڑا نہیں جا سکتا۔ اگر خدا ہے جیسا کہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ ہر ادنیٰ چیز جس نے انسان کی ترقی میں حصہ لیا ہے اس میں تو خدا لذت رکھ دے لیکن عبادت کو لذت سے یکلخت محروم کر دے۔

اس دلیل کی بناء پر پھر حضرت (بانی سلسلہ) مزید امور بیان فرماتے ہیں جن پر غور کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمیں عبادت کا فلسفہ حقیقت میں سمجھ آسکتا ہے اور لذت کا نہ پانا جو بظاہر عجیب لگتا ہے کہ کیسے (عبادت) میں لذت آئے گی یہ سمجھنا مشکل نہیں رہتا۔ اگرچہ اس کا کرنا آسان نہیں ہوتا مگر اسے کرنے کے لئے اور آخری نتیجہ حاصل کرنے کے لئے جس محنت کی ضرورت ہے ذہن اس محنت کی ضرورت کا قائل ضرور ہو جاتا ہے۔ دل اگرچہ اس محنت پر آمادہ نہ ہو مگر ذہنی صلاحیتیں دل کو مجبور ضرور کر سکتی ہیں کہ اس بات میں حقیقت ہے اس لئے آگے بڑھو اور کوشش کر کے بھی اس اعلیٰ مقام کو حاصل کرو۔

حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے" اب یہ ایک عجیب سا تبصرہ ہے جو دنیا میں اکثر انسانوں کو اپنے تجربے میں درست دکھائی نہیں دیتا۔ بہت بڑے مخلصین دیکھے ہیں ہم نے' جو عبادت بجالاتے ہیں اور باقاعدگی سے عبادت بجالاتے ہیں لیکن وہ زور لگا کر عبادت بجالاتے ہیں اور ان کی عبادتیں محض اس وقت تک زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنی ضروریات مانگنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر محض عبادت میں لذت ہو یہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کے زمانے میں آپ کے (رفقاء) میں ایسی مثال کثرت سے ملتی تھی کہ جو لوگ عبادت میں اٹک گئے تھے ان لوگوں سے ہم نے (بیوت الذکر) کو آباد دیکھا' (بیت) مبارک میں بھی' (بیت) اقصیٰ میں بھی ان (رفقاء) کی یاد آتی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیوں ان کا دل (بیت الذکر) میں اٹکا ہوا ہے۔ ایک معمولی قلی اور مزدور اور غریب لوگ جن کو باہر کی دنیا میں کمائی کے لئے وقت قربان کرنا پڑتا تھا اس وقت کو خوشی سے قربان کر کے پانچوں وقت (بیت الذکر) پہنچا کرتے تھے۔ کچھ حلوائی تھے' کچھ مٹھائیاں بیچنے والے یا دودھ بیچنے والے' دہی بیچنے والے' مونگ پھلیاں بیچنے والے ایسے غریب غریب لوگ جو دوڑے ہوئے (بیت الذکر) میں چلے آتے تھے اور ہر دفعہ ان کو دکان پہ تالے لگانے پڑتے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بغیر تالوں کے' چونکہ چھابڑیوں میں تجارت کرتے تھے' بے تالوں کے اپنی چھابڑیاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی اتنا بلند تھا کہ کوئی ان چھابڑیوں کی طرف بری نظر نہیں ڈالتا تھا۔ مٹھائیوں کی دوکانیں خالی پڑی ہوئی ہیں قلاقند سامنے سجی پڑی ہے مجال ہے جو کوئی شخص اسے اٹھانے کی جرات کرے اور یہ واقعہ ایسا ہے جو میں روزانہ دیکھتا تھا۔ جب بھی اس بازار سے گزر ہو مثلاً سکول آتے یا جاتے اور (عبادت) کا وقت ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو وہ سجی ہوئی دوکانیں بغیر کسی دوکاندار کے اسی طرح پڑی رہ جاتی تھیں۔ پس کوئی وجہ ہے ان کو لازماً لذت محسوس ہوتی تھی (عبادات) میں۔ اگر لذت محسوس نہ ہوتی تو اپنی دنیا کو تج کر اس طرح قربان کر کے وہ (بیوت الذکر) کی طرف نہ دوڑتے۔

پس یہ وہ لذت ہے جس سے دوبارہ آشنائی ضروری ہے اور اس آشنائی کے لئے محنت کرنی ہوگی اور (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کہ وہ محنت شروع ہو چکی ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ لذت تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے میں ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس مقام کی طرف آپ چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ بھی ایک بہت بڑا اللہ کا احسان ہے جو ہمیں نصیب ہوا ہے۔ اتنی فکر ضروری ہے۔ اس فکر کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے کیونکہ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں "جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے" اگر لذت سے محروم ہے تو دوڑا پھرے گا۔ فرماتے ہیں انسان اپنی زوجیت کے تعلقات سے محروم ہو جاتا ہے تو کس طرح وہ ڈاکٹروں کے پاس دوڑا پھرتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ بعض ایسے بھی ہمارے علم میں ہیں جو زوجیت کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ تھے اور انہوں نے خودکشی کر لی۔ فرمایا کہ اصل مقصد جس کے لئے یہ لذتیں نصیب ہوتی ہیں وہ اور تھا لیکن لذت اپنی ذات میں مقصد بن گئی اور ان سے محرومی کے نتیجے میں انسان دنیا چھان بیٹھتا ہے' ہر جگہ پہنچتا ہے کسی طرح علاج ہو لیکن (عبادت) جس کی لذت سب لذتوں سے بڑھ کر ہے اس کے لئے فکر مند نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت (بانی سلسلہ) کو سمجھ نہیں آ رہی اس لئے کہ آپ ہم سے بہت اونچے ہیں اور بہت اونچائی سے نیچے دیکھنے پر بعض دفعہ نیچے کی باریک باریک حرکتیں سمجھ نہیں آ رہی ہوتیں اگرچہ اس مضمون کا فلسفہ آپ سمجھتے ہیں مگر پھر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے اتنی عظیم لذت اور دنیا کی لذتوں کے لئے انسان مارا مارا پھر رہا ہے کیڑوں کی طرح اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں "ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پاسکتا" اب کمبخت انسان کہہ کر آپ نے اپنے دل کا غبار نکالا ہے۔ واقعۃً دل کا غبار نکالنے کے لئے اس سے بہتر اظہار ممکن نہیں تھا۔ (۔) گالیاں تو نہیں دیا کرتے مگر کمبخت لفظ میں ایک قسم کا اظہار افسوس بھی ہے اور حقیقت حال بھی اس سے بہتر بیان نہیں ہو سکتی۔ کم بخت کا مطلب ہے جس کا نصیب چھوٹا ہے' بد نصیب کو تاہ دست ہے۔ اس اعلیٰ مقام تک ہاتھ پھیلائے بھی تو پہنچ نہیں سکتا۔ اس لئے فرمایا وہ کمبخت انسان ہے اس پر مجھے افسوس آتا ہے پھر فرمایا عبودیت اور ربوبیت کے رشتہ کی حقیقت' حضرت (بانی سلسلہ) نے ایک بہت ہی لطیف مضمون چھیڑا ہے جسے دنیا کے جاہل نہیں سمجھ سکتے۔ اور بعضوں نے بہت شوخیاں دکھائی ہیں اس مضمون پر یعنی انسان کو دنیا کی لذتوں میں کھانے کے بعد یا بعض سائیکالوجسٹ کے نزدیک کھانے سے بھی پہلے جنسی تعلقات کی لذت افضل محسوس ہوتی ہے۔ اس کی طرف زیادہ زور سے کھینچے جاتے ہیں۔ فرائیڈ نے یہی نظریہ پیش کر کے ایک پوری نفسیاتی طب کی بنیاد رکھی تھی۔ اگرچہ اس نظریے سے مجھے اختلاف ہے اور بھی بہت سے آجکل سائنس کے یعنی نفسیات کے ماہرین اس سے اختلاف کرنے لگے ہیں۔ لیکن ایک بات اس نے ضرور محسوس کی تھی جو درست ہے وہی حضرت (بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں کہ جنسی تعلقات کی لذت دوسرے تمام تعلقات میں ایک غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے اور تمام لذتوں میں سے اگر بالا نہیں تو تقریباً بالا ہے۔

فرماتے ہیں ربوبیت اور بندگی کے رشتے میں بھی ایک ایسا رشتہ ہے جسے کوتاہ عقل لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ وہ کہتے ہیں عبادت کا اس جنسی تعلق سے کیا رشتہ ہو سکتا ہے' کیا مماثلت ہو سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں لذت تو ایک ہی چیز ہے خواہ وہ کسی چیز کی وجہ سے نصیب ہو بالآخر لذت اپنے تصورات کو پالینے کا نام ہے۔ اپنے مقاصد کو حاصل کرنا ہی لذت ہے۔ اور اگر آپ مقاصد کو حاصل کرتے ہوئے لذت پاتے رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد مقاصد نظرانداز ہو جائیں گے' لذت باقی رہ جائے گی۔ یہ وہ فلسفہ ہے جس پر حضرت (بانی سلسلہ) نے (۔) روشنی ڈالی ہے (۔) آج تک کبھی کسی نے اس گہرائی سے یہ فلسفہ پیش نہیں فرمایا۔

جماعت احمدیہ کو اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہئے خواہ وہ شروع میں عجیب لگے لیکن بالکل درست ہے کہ ہر اعلیٰ لذت انسان کی تمنا کے آخری نقطے کے حصول کا نام ہے۔ اگر دنیا میں رہنا اور دنیا میں رہنے کا ذریعہ لذت کا موجب بن جائے تو اسی کا دوسرا نام جنسی لذت ہے۔ انسان جنسی لذت اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس ذریعہ سے اس کا دنیا میں ہمیشہ کے لئے رہنا یعنی اس کی بقا ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے یہ لذت انسان کو عطا فرمائی تھی اور حضرت (بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ نے یہ لذت نہ عطا کی ہوتی تو کوئی انسان یہ بھیانک تصور کر بھی نہیں سکتا تھا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے خلاء ملا کریں۔ وہ پاگل تو نہیں ہو گئے خواہ مخواہ خلاء ملا کریں۔ ایک دوسرے کو جوتیاں ماریں اور دھکے دیں کہ یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم لوگ۔ اور نسل انسانی دنیا سے مٹ جاتی مگر جنسی تعلقات اس کو جاری رکھنے کے ضامن نہ بن سکتے۔ فرمایا یہ بقاء لذت ہے اصل میں' اسے رفتہ رفتہ جنسی لذت سمجھ لیا گیا آخری تجزیہ میں بقاء کی لذت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا بندہ اپنے رب سے تعلق کی بناء پر ایک دائمی بقاء حاصل کرتا ہے ایسی بقاء جسے دنیا کی بقاء کے مقابل پر وہی نسبت ہے جیسے آسمان کے مقابل پر زمین کو ہو۔ زمین زمین ہی ہے آسمان آسمان ہی ہے۔ پس اس آسمانی تعلق کو لوگ تعجب سے دیکھیں کہ اس کا جنس کے ساتھ کیا رشتہ بنا لیکن ناسمجھ ہیں جو اس تعلق کو نہیں سمجھ سکتے۔ جیسا کہ حضرت (بانی سلسلہ) نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے بقاء کے سوا جنس کی اور کوئی لذت نہیں ہے۔ اور اگر اس بقاء کے خیال کو چھوڑ دو گے تو رفتہ رفتہ یہ لذتیں سب غائب ہو جائیں گی۔ اس کا ایک ثبوت ہم نے اس دنیا میں اس دور میں دیکھا ہے۔ ہم جنس پرست رفتہ رفتہ خدا کی لعنتوں کا شکار ہو رہے ہیں اور مٹائے جا رہے ہیں۔ ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں اور معاشرے کو مبتلا کر رہے ہیں جو نسل انسانی کی بیخ کنی کر رہی ہیں اور ان کے مقابلے کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اب یہ آئندہ وقت آئندہ چند سال آپ کو بتائیں گے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر ان لوگوں کا صفایا کر رہی ہے جیسے حضرت لوطؑ کے زمانے میں ان بد بخت بستیوں کا صفایا کیا گیا تھا۔

تو ایک مقصد بھی ہے اور ایک مقصد پر نظر رکھنے والا بھی ہے یہ ایک دوسری بات ہے۔ اس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) نے توجہ دلائی ہے کہ باطل نہیں ہے۔ جو اس کو باطل سمجھے گا وہ مٹا دیا جائے گا' اس کی ہستی باطل ہو جائے گی۔ پس لذتیں اس لئے عطا کی گئی تھیں کہ ایک مقصد حاصل کرنا تھا۔ مقصد کو بھلا کر لذتوں کی پیروی کرو گے تو اسی کا نام دنیاداری ہے اسی کو مادیت کہا جاتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے تمہیں ملانے کے لئے تمہاری بقاء اپنی ذات سے ملنے کے ساتھ معلق کر دی ہے۔ اگر تم رب کے بندے بنو گے اور بندے کی عبودیت کا رب سے تعلق قائم ہو گا تو جتنا یہ تعلق حقیقی ہو گا تمہیں اس کی لذت زیادہ محسوس ہو گی یہاں تک کہ دنیا کی ہر لذت اس کے سامنے حقیر ہو جائے گی۔ یہ وہ مضمون تھا جسے بعض (مخالفوں) نے نہ سمجھ کر طرح طرح کی پھبتیاں کسیں اور مذاق اڑاتے رہے' اب بھی اڑاتے ہیں۔ اپنے لٹریچر میں جو اس قسم کی لغویات حضرت (بانی سلسلہ) کی طرف منسوب کر کے پھیلاتے ہیں کہ گویا (اللہ پناہ دے۔ حضرت بانی سلسلہ) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں دنیا کی بیویوں کی طرح اپنے رب کے حضور پیش ہوا۔ اس قدر جاہلانہ حرکت ہے اور ان سے ان جاہلانہ حرکت کے سوا اور کوئی امید ہو بھی نہیں سکتی' ان کی اڑان ہے ہی نہیں۔ ان کو تو آسمان کی طرف چھلانگ لگانا بھی نصیب نہیں۔ (۔) پس ان کو بھول جائیں' ان کی ایذا رسانی کی پرواہ نہ کریں لیکن اس عرفان الٰہی پر ہاتھ ماریں اور مضبوطی سے اسے پکڑلیں جو حضرت (بانی سلسلہ) نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ بندے کا رب سے تعلق اس کی بقاء کا ضامن ہے۔ اور اگر عارضی دنیا کی بقاء لذت کا موجب ہو سکتی ہے تو اپنے رب سے دائمی بقاء کے تعلق میں جو لذت آنی چاہئے اگر وہ نہ آئے تو اپنی فکر کریں یقیناً آپ بیمار ہیں۔ یہ بیماری ہے جس کی طرف حضرت (بانی سلسلہ) بار بار توجہ فرماتے ہیں اور متوجہ کرتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عاضی جوڑا ہے" جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں یہی بات ہے جو حضرت (بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں۔ عورت اور مرد کا جوڑا ہمارے نزدیک اگر بہت ہی اعلیٰ ہو تو عظیم الشان لذتوں کا حامل ہو سکتا ہے۔

فرمایا "عورت اور مرد کا جوڑ تو باطل اور عارضی جوڑا ہے۔ میں کہتا ہوں حقیقی' ابدی اور لذت مجسم جو جوڑ ہے وہ انسان اور خدا تعالیٰ کا ہے۔ مجھے سخت اضطراب ہوتا اور کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے" اب دیکھیں کیسی عظیم بات ہے جو آپ فرمارہے ہیں اور ایسی بات ہے جو سراسر حقیقت ہے کچھ بھی اس میں مبالغہ نہیں۔ فرماتے ہیں "کبھی کبھی یہ رنج میری جان کو کھانے لگتا ہے کہ ایک دن اگر کسی کو روٹی یا کھانے کا مزہ نہ آئے تو طبیب کے پاس جاتا اور کیسی کیسی منتیں اور خوشامدیں کرتا ہے' روپیہ خرچ کرتا' دکھ اٹھاتا ہے کہ وہ مزہ حاصل ہو۔ وہ نامرد جو اپنی بیوی سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بعض اوقات گھبرا گھبرا کر خودکشی کے ارادے تک پہنچ جاتا ہے اور اکثر موتیں اس قسم کی ہو جاتی ہیں۔ مگر آہ! وہ مریضِ دل' وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی؟"

اب مثال دنیا کی دی ہے لیکن اس دنیا کے روحانی پہلو کی طرف توجہ دلائی ہے اور ایک دنیا کا مضمون کس طرح روحانیت کے مضمون میں تبدیل فرمادیا ہے۔ "آہ وہ مریضِ دل' وہ نامراد کیوں کوشش نہیں کرتا جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی۔ اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی۔ دنیا اور اس کی خوشیوں کے لئے کیا کچھ کرتا ہے مگر ابدی اور حقیقی راحتوں کی وہ پیاس اور تڑپ نہیں پاتا۔ کس قدر بے نصیب ہے' کیسا ہی محروم ہے۔ عارضی اور فانی لذتوں کے علاج تلاش کرتا ہے اور پالیتا ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ مستقل اور ابدی لذت کے علاج نہ ہوں؟ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش حق میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں" کتنا عظیم الشان اور کتنا حقیقی مضمون ہے۔

فرماتے ہیں جو علاج تلاش کرتا ہے اپنی لذتوں کے کھوئے جانے کو محسوس کرتے ہوئے ان کی تلاش شروع کرتا ہے ان کی کھوج میں مارا مارا پھرتا ہے بسا اوقات وہ اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو طب کا نظام اور دانشوروں کے مشوروں کی کوئی بھی اہمیت باقی نہ رہتی لازماً وہ پاتا ہے۔ یعنی ہر ایک ان میں سے نہیں پاتا مگر بہت ہیں جو پالیتے ہیں اور اسی وجہ سے دنیا میں بعض علاجوں کی اور بعض معالجین کی شہرت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ میں نے ایسے خطوط موصول کئے ہیں۔ آج بھی ایک خط ایک ہندو دوست کا میری نظر سے گزرا جو کینیڈا سے تشریف لائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں یہ بیماری ہے بیگم کو' سب علاج کر کے دیکھے مگر کہیں کوئی فائدہ میسر نہ آیا۔ اب وہاں ایک احمدی دوست نے بتایا ہے کہ اس قسم کی بیماری کا آپ موثر علاج کر چکے ہیں تو میں اپنے خاندان کو کینیڈا سے لے کے آیا ہوں اور آپ کے پاس وقت نہیں تو کوئی شکوہ نہیں مگر اگر وقت دے سکیں تو میں ضرور ممنون احسان ہوں گا۔ کیونکہ اور کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اب دیکھ لیں انسان اپنی حاجت روائی کے لئے کس طرح دربدر کی ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے۔ کسی سے سن لیا' کسی سے یہ بات اس تک پہنچی کہ کوئی کامیاب معالج ہے یہاں تک کہ بعض عطائی معالج بھی اس وجہ سے روزی کما رہے ہیں جو پیسہ کمانے کی خاطر جان کر اپنی مصنوعی شہرت کو ہوا دیتے ہیں اور اندر سے بات کچھ بھی نہیں نکلتی۔ مگر کبھی کسی مریض کو کوئی تکا لگ گیا' کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کے لئے ہر جگہ اتنی شہرت خود پھیلانے کا انتظام کرتے ہیں کہ دور دور سے لوگ ان کے پاس آکر اپنے پیسے ضائع کرتے ہیں۔ لیکن (عبادت) کی لذت کے لئے کبھی کسی نے ایسے سفر کئے ہیں حالانکہ دنیا کی جستجو کامیاب ہوتی ہے تو یہاں دل میں کامیابی کا یقین کیوں نہیں ہے۔ یہ یقین کا فقدان ہے جس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طرف حضرت (بانی سلسلہ) نے اس عبارت میں توجہ دلائی ہے۔

یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ ابدی لذت کے لئے خدا تعالیٰ نے علاج نہ رکھے ہوں۔ ہیں اور ضرور ہیں مگر تلاش میں مستقل اور پویہ قدم درکار ہیں۔ مستقل تو پتہ لگ گیا لوگ عمر بھر ان علاجوں کی تلاش میں وقت لگاتے ہیں کچھ پا بھی جاتے ہیں' کچھ نہیں بھی پاتے اس لئے استقلال تو ضروری ہے۔ پویہ قدم بہت ہی پیارا محاورہ ہے۔ پویہ قدم درکار ہیں' پویہ قدم سے مراد یہ ہے کہ جیسے گھوڑا ایسی چال چلتا ہے جس چال سے وہ تھکن محسوس نہیں کرتا۔ چلنے سے تھکن محسوس کرتا ہے تیز دوڑنے سے تھکن محسوس کرتا ہے لیکن پویہ قدم جب اٹھاتا ہے تو وہ چال ہلکی بھی ہوتی ہے اور سواروں کو اس کا تجربہ ہے اس پویہ چالی پہ پڑ جائے تو وہ سارا دن بھی چلتا رہے اس کو تھکاوٹ نہیں ہوگی اور چال نرم ہوتی ہے۔ تو اس پویہ لفظ میں حضرت (بانی سلسلہ) نے بہت سی نصیحتیں ہمارے لئے رکھ دی ہیں۔

(-) یہ جو فرمایا (گیا) تھا کہ نیکیوں کے حصول میں نرمی کرو اور ایک دم اتنی محنت نہ کرو کہ تمہارے بدن ٹوٹ جائیں' تمہاری ہمتیں جواب دے جائیں۔ کچھ تھوڑا سا صبح چلو' کچھ دوپہر کو آرام کر لو' کچھ شام کو چلو' آخر یہ سفر کامیابی پر منتج ہوگا۔ پس پویہ قدم' اس لئے ضروری لفظ پویہ ہے کہ یہ زندگی بھر کا معاملہ ہے اور (عبادت) اہمیت کے لحاظ سے جتنی بھی اہم ہو اسے افراتفری میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی تیز دوڑ کر' بے لگام دوڑ کر آپ اگر کوشش کریں کہ ایک دم (عبادت) کے اعلیٰ مقصد کو حاصل کر لیں' اس پر پنجہ مار لیں تو نامرادی ہوگی اور اس سے دل اور بھی ٹوٹے گا' ہمت اور بھی جواب دے جائے گی۔ اس لئے جماعت کے وہ سب دوست جو اس دور میں داخل ہوئے ہیں ان کو میں اس لفظ پویہ کی طرف متوجہ کر کے نصیحت کر رہا ہوں کہ بے قراری اور بے چینی تو رکھیں دل میں لیکن ایسا اظہار نہ کریں کہ ہفتہ ہو گیا' دس دن گزر گئے' مہینہ ہو گیا ہمیں وہ مل ہی نہیں رہا ابھی تک' جو ملنا چاہئے۔ یہ بے چینی اگر آپ دکھائیں گے تو آپ کو ثبات قدم نصیب نہیں ہو سکتا۔ ثبات قدم پویہ چال سے ہی نصیب ہو گا یعنی صبح بھی کوشش کریں' دوپہر کو بھی' رات کو بھی اور یقین رکھیں کہ اس چلنے سے منزل قریب آ رہی ہے اور کسی وقت بھی آپ منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

پس اگر اس میں صبر اور استقامت دکھائیں گے اور نرمی اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عظیم الشان فوائد آپ دیکھیں گے اور اس کا کچھ طریق یہ ہے کہ (عبادت) کے معاملات پر تھوڑا تھوڑا غور ہر (عبادت) میں ضرور کریں۔ میں نے بچوں کی کلاس میں اب (عبادت) کے سبق جاری کئے ہیں اس کے متعلق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے غیروں کی طرف سے' بعض غیر (از جماعت) کی طرف سے بھی بہت ہی اعلیٰ تاثرات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تو اردو کلاس سے ایک نعمت مل گئی ہے اور (عبادت) کے متعلق چونکہ بچوں کو سمجھانے میں مجھے محنت کر کے چھوٹی چھوٹی باتیں کرنی پڑتی ہیں جو دلنشین ہو جائیں اور جنہیں چھوٹی عمر کا یعنی موٹا بچہ بھی سمجھ جائے اور بڑا بچہ یعنی غانا کے ہمارے دوست آڈو صاحب بھی سمجھ سکیں اس لئے اس محنت کے دوران اکثر سمجھ جاتے ہیں اور اللہ کے فضل سے بعض ماؤں نے لکھا ہے کہ ہمارے بچے بھی اب سمجھنے لگ گئے ہیں وہ ہمیں بتانے لگے ہیں کہ یہ (عبادت) کا مطلب ہے۔

تو میں امید رکھتا ہوں کہ (اللہ نے چاہا تو) اس پویہ والے حصے کو بھی آپ لوگ ذہن نشین رکھ کر ساتھ لے کر آگے بڑھیں گے۔ ان کو جو میں نے ترکیب بتائی تھی پرسوں اردو کلاس کو' وہ یہ ترکیب تھی کہ ہر (عبادت) میں ساری (عبادت) پر پورا غور ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر آپ پورا غور کرنے کی کوشش کریں گے تو ایک دو (عبادات) کے بعد ٹوٹ کر بیٹھ جائیں گے۔ آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہر (عبادت) میں (عبادت) کا کوئی حصہ اپنے لئے خالص کر لیں اور اس خاص حصے پر غور کریں۔ (-) باقی سب (عبادات) کے متعلق میں ان کو بتا چکا ہوں کہ کیسے کیسے غور کریں گے تو کیسے ان کو لذت محسوس ہوگی۔ یک لخت نہیں ہو سکتی۔ کوشش کرنی چاہئے مثلاً ایک (عبادت) میں (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے) پر غور شروع کر دیں۔ اب کون بچہ ہے جو (عالمین کے رب) کا مضمون نہیں سمجھتا کیونکہ یہ اس کے کھانے کی لذت سے تعلق رکھنے والا ایک مضمون ہے اس سے بہت زیادہ وسیع ہے لیکن کھانے سے تعلق ایک ایسا تعلق ہے جو ہر بچے کو ہے۔ چنانچہ جب رب کے متعلق وہ کسی ایک (عبادت) میں غور کریں گے تو بڑی آسانی کے ساتھ (عالمین کے رب) کے ساتھ ایک تعلق بڑھے گا اور اس کی عظمت کا مضمون دل پر کھلے گا۔ پھر آہستہ آہستہ جب میں نے ان کے کھانے کے حوالے سے باتیں کیں تو چھوٹے سے چھوٹے بچے کا بھی منہ کھل اٹھا کہ اچھا یہ مطلب ہے (عالمین کے رب) کا' ہمیں جو کھانا دیتا ہے' مزہ آتا ہے' بیمار ہوں تو مزہ نہیں آتا۔ تو کس کو بلانا ہے یہ باتیں ان کی سمجھ میں آ گئیں۔ اگر ان کی سمجھ میں آ گئی ہیں تو جو بڑے مخاطب ہیں ان کی سمجھ میں کیوں نہ آئیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ اس سبق کو آپ خوب ذہن نشین کریں گے اور آئندہ پھر جو بقیہ اقتباسات ہیں وہ اس کے بعد پیش کروں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی مدہانی۔ استری۔ پنکھے واشنگ مشین
خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل الیکٹرک سٹور چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
پروپرائیٹرز: محمد نواز، محمد انور، محمد حنیف ٹھگ

ہر گھر کی ضرورت
پیٹ کی تمام بیماریوں کی
اکسیر صفت دوا
★
پیر شفیق اکسیر معدہ (اکسیر صفت دوا) اکسیر معدہ گیس کا خاتمہ۔ بدہضمی۔ دائمی قبض۔ بہترین خون پیدا کر کے چہرے پر نکھار لاتا ہے۔ جگر کا بڑھنا۔ اپھارہ۔ پیٹ کا درد۔ جی متلانا اور گیس کے خاتمہ کی بہترین دوا مانی گئی ہے۔ لاکھوں کا اعتماد حاصل کئے ہوئے۔
پیر سنز بازار پنساریاں سیالکوٹ فون: 0432-587009

راناوسیم ہینڈ ٹیم ہاؤس قلعہ کالروالہ
رانا سٹیل ہاؤس (سیالکوٹ)

فرج • فریزر
• کوکنگ رینج
• گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
451030
420958

ہر قسم کی انگریزی و دیسی
ادویات۔ جڑی بوٹی
عرقیات۔ مربہ جات
بارعایت خریدیں
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں ظفروال
فون دوکان: 0432-68325
رہائش: 68250
پروپرائیٹرز: ثناء اللہ باجوہ۔ اسد اللہ باجوہ

مرکز خریداری: سورج مکھی۔ گندم اور مونجی
ساہی رائس ملز
پروپرائیٹر: چوہدری ریاست علی ساہی گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ (سیالکوٹ)
فون دفتر 04341- 3429
رہائش 04341- 2748

بیادگار ماسٹر محمد دین احمد پال (رانجی والے) و محمد رمضان (ڈیرہ اسماعیل خان)
پال سائنس سیکنڈری سکول
8-17/9 سرکلر روڈ چوک رنگ پورہ سیالکوٹ
بورڈ کے مڈل اور سیکنڈری امتحانات میں ہمیشہ صف اوّل پر آنے والا واحد سکول
پرنسپل:۔ مبشر احمد پال
سابقہ پرنسپل احمدیہ ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کمبالا (سیرالیون)
پروپرائیٹر:۔ مسز امۃ المتین پال
آفس: 581458
رہائش: 581558

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

BTC

MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

Tel.	Off.	:	0432 - 593756
	Fac	:	0432 - 267115
	Resd.	:	0432 - 67087 - 65197
	Fax	:	0432 - 592086
	Telex	:	46434 **BILLOO PK**
	Cable	:	**BILLOO, SIALKOT**

ذائقہ بناسپتی
خالص جیسے ماں کا پیار

معیاری اور عمدہ
مصالحہ جات و دیگر اشیاء
خورد و نوش کے لئے
تشریف لائیں
قمر زمان کریانہ سٹور سبزی منڈی گوجر خان
دوکان 0571- 3201
رہائش 0571- 2839

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدام سے عفو و درگذر

محمد اکبر خان صاحب سنوری کا واقعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے خادموں میں سے ایک محمد اکبر خان صاحب سنوری ہیں جو مدت سے دارالامان میں (نقل مکانی) کرکے آگئے اور اب یہاں ہی رہتے ہیں اس واقعہ کے قلم بند کرنے کے وقت تک وہ خدا کے فضل سے زندہ ہیں وہ حضرت صاحب کے عملی طور پر خادم تھے اور خادم کو اپنے مالک و آقا (کی خدمت میں) متعدد مرتبہ پیش ہونے کا بھی موقع ملتا ہے اور اس کی زندگی میں بہت سے ایسے واقعات آتے ہیں جبکہ اس سے کسی فرض کی ادائیگی یا تکمیل میں کوئی نقص اور کمی پیدا ہو اور اس کے کسی فعل سے مالک کے مال یا آرام پر اثر پڑے اور وہی وقت اس کے اخلاق کے ظہور اور اندازہ کا ہوتا ہے۔ خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وطن چھوڑ کر قادیان آگئے تو ہم کو حضرت صاحب نے اپنے مکان میں ٹھہرایا حضرت صاحب کا قاعدہ تھا کہ رات کو عموماً موم بتی جلایا کرتے تھے اور بہت سی موم بتیاں اکٹھی روشن کردیا کرتے تھے جن دنوں میں آیا میری لڑکی بہت چھوٹی تھی۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کے کمرے میں بتی جلا کر رکھ آئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ وہ بتی گر پڑی اور تمام مسودات جل گئے علاوہ ازیں اور بھی چند چیزوں کا نقصان ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کے کئی مسودات ضائع ہو گئے ہیں تو تمام گھر میں گھبراہٹ میری بیوی اور لڑکی کو سخت پریشانی کیونکہ حضرت صاحب کتابوں کے مسودات بڑی احتیاط سے رکھا کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت صاحب کو معلوم ہوا تو حضرت صاحب نے اس واقعہ کو یہ کہہ کر رفت گذشت کردیا کہ خدا کا بہت ہی شکر ادا کرنا چاہئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوگیا۔

تھوڑی دیر کے لئے اس واقعہ پر غور کیا جاوے۔ حضرت صاحب ایک کتاب تصنیف کر رہے ہیں اور شبانہ روز محنت سے اس کا مسودہ لکھا گیا ہے آن کی آن میں وہ ایک خادمہ کی غفلت اور بے پروائی سے ضائع ہوگیا ہے دوسری طرف کتاب اور پریس کے اخراجات سر پر پڑ رہے ہیں ایسے موقعہ پر اگر کوئی اور آقا ہو تو خدا جانے اس کے غصہ اور غضب کی کیا حالت ہوتی مگر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ اور فرستادہ کے عفو اور درگزر کی شان کو ملاحظہ کرو کہ اس کے قلب مطہر پر اس سے کچھ اثر ہی نہیں پڑتا۔ اور وہ نہ نقصان کی پرواہ کرتا ہے اور نہ اسے غصہ آتا ہے بلکہ اس نقصان پر خدا کا شکر اس لئے کرتا ہے کہ اس نے اپنے فضل سے مزید نقصان سے محفوظ رکھا۔

ایک اور واقعہ اسی طرح پر خان صاحب اکبر خان صاحب نے بتایا کہ بیت مبارک کی اوپر کی چھت پر سے حضرت صاحب کے مکان پر جانے کے لئے پہلے بھی اسی طرح ایک راستہ ہوتا تھا۔ (جس مقام پر آجکل دروازہ ہے یہاں چھوٹی سی کھڑکی ہوتی تھی اور اس کے نیچے ایک لکڑی کی سیڑھی ہوتی تھی۔ ایڈیٹر) جیسا کہ اب ہے اور اس میں نیچے اترنے کے لئے ایک دیار کی سیڑھی لگی ہوئی تھی۔

"ایک دفعہ میں لالٹین اٹھا کر حضرت صاحب کو راستہ دکھانے لگا اتفاق سے لالٹین ہاتھ سے چھوٹ گئی لکڑی پر تیل پڑا اوپر سے نیچے تک آگ لگ گئی میں بہت پریشان ہوا۔ بعض لوگ بھی کچھ بولنے لگے لیکن حضرت صاحب نے فرمایا "خیر ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں مکان بچ گیا"

یہ واقعہ اپنی نوعیت میں اس پہلے سے کم نہیں بلکہ ایک طرح بڑھ کر ہے وہ غفلت تو ایک بچہ کی تھی مگر یہ حرکت ایک تجربہ کار آدمی سے وقوع میں آئی مگر حلم و عفو کے مجسمہ نے اسے بھی معاف ہی کردیا اور اس نقصان کو نظرانداز کرکے اس بات کا خیال فرمایا کہ مکان بچ گیا۔

اس میں دراصل یہ بھی ایک سبق ہے کہ ایسے موقعہ پر انسان کس طرح پر اپنے غیظ و غضب کے جذبات کو دبا سکتا ہے اور اس کی یہی صورت ہے کہ اس نقصان عظیم کا خیال کرے جس کے ہونے کا احتمال ہو سکتا تھا۔ بہرحال آپ نے دونوں موقعوں پر درگزر سے کام لیا۔ اور نہ تو خان صاحب کو کچھ کہا اور نہ ان کی صاحبزادی کو۔

یہ واقعات آپ کی سیرت کے ایک اور پہلو پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ کیسا قلب مطمئن آپ کے سینہ میں تھا۔ اور کوئی گھبراہٹ اور اضطراب آپ کو آ ہی نہیں سکتی تھی چونکہ سکینت قلب پر الگ اسی کتاب میں لکھا گیا ہے اس لئے اس پر اس وقت زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔

ایک چاول چرانے والی خادمہ کا واقعہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب الحکم میں ہفتہ وار ایک خط لکھا کرتے تھے جو نہایت مقبول ہوتے تھے ان خطوط میں بعض میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سیرت کے بعض حصص بھی لکھے جو سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے نام سے الگ بھی شائع ہوئی ہے اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ

"ایک عورت نے اندر سے کچھ چاول چرائے۔ چور کا دل نہیں ہوتا اور اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بے تابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ شور پڑ گیا۔ اس کی بغل سے کوئی پندرہ سیر کی گٹھڑی چاولوں کی نکلی۔ ادھر سے ملامت ادھر سے پھٹکار ہو رہی تھی جو حضرت کسی تقریب سے ادھر آنکلے پوچھنے پر کسی نے واقعہ کہہ سنایا۔ فرمایا

"محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور فضیحت نہ کرو اور خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔"

(سیرت...... ص25)

غور کرو اور بتاؤ کہ کیا یہ کسی معمولی حوصلہ اور قلب کے انسان کا کام ہے یا یہ فعل ایسے عالی ہمت سے سرزد ہو سکتا ہے جس کا دل ہر قسم کی تلخی سے صاف کردیا گیا ہو اور کوہ وقار ہو۔ چوری کی ہے اور خوب کی ہے اور معلوم نہیں کہ کتنے دنوں اور عرصہ سے یہ کام جاری تھا مگر خدا کا برگزیدہ بندہ ظاہر ہو جانے اور پکڑے جانے پر بھی صاف معاف کردیتا ہے اور نہ صرف معاف کرتا ہے بلکہ کچھ دے دیتا ہے۔ اور دوسروں کو فضیحت سے روکتا ہے۔

حضرت مرزا محمود احمد صاحب کا ایک واقعہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب اپنی اسی سیرت میں لکھتے ہیں۔

"محمود چار ایک برس کا تھا۔ حضرت معمولاً اندر بیٹھے لکھ رہے تھے میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں تشریف لائے اور آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے کچھ دیر تک آپس میں کھیلتے جھگڑتے رہے پھر جو کچھ دل میں آئی ان مسودات کو آگ لگا دی اور آپ لگے خوش ہونے اور تالیاں بجانے اور حضرت لکھنے میں مصروف ہیں۔ سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسودے راکھ کا ڈھیر ہو گئے اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا۔ حضرت کو سیاق عبارت کے ملانے کے لئے کسی گزشتہ کاغذ کے دیکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس سے پوچھتے ہیں خاموش! اس سے پوچھتے ہیں دبکا جاتا ہے آخر ایک بچہ بول اٹھا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے۔ عورتیں، بچے اور گھر کے سب لوگ حیران اور انگشت بدندان کہ اب کیا ہوگا اور درحقیقت عادتاً ان سب کو علی قدر مراتب بری حالت اور مکروہ نظارہ کے پیش آنے کا گمان اور انتظار تھا اور ہونا بھی چاہئے تھا مگر حضرت صاحب مسکرا کر فرماتے ہیں۔

خوب ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی مصلحت ہوگی اور اب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس سے بہتر مضمون ہمیں سمجھائے'

مولانا فرماتے ہیں کہ "اس موقعہ پر بھی ابنائے زمانہ کی عادات سے مقابلہ کئے بغیر ایک نکتہ چین نگاہ کو اس نظارہ سے واپس نہیں ہونا چاہئے۔"

(سیرت...... ص20-21)

حقیقت میں اس صدمہ اور تکلیف کو وہ شخص محسوس کر سکتا ہے جس نے بحیثیت ایک مصنف کے کبھی کام کیا ہو اس کی گھبراہٹ اور اضطراب کا اس وقت اندازہ کرنا چاہئے جبکہ اس کی محنت اور تلاش کی ساری متاع ایک دم میں ضائع ہو جائے مگر دیکھو! کہ یہ خدا کا برگزیدہ ذرا بھی چیں بہ جبیں نہیں ہوتا وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھتا ہے اور اپنے خدا پر اسے اس قدر ایمان ہے کہ وہ بہتر سے بہتر عطیہ کا یقین رکھتا ہے اس سے یہ بات باسانی سمجھ آجاتی ہے کہ اس کی تصانیف اس کی اپنی محنت اور کاوش کا نتیجہ نہیں بلکہ وہ اسے خدا سے پاتا ہے اور اس کے لاانتہا خزانوں پر ایک لذیذ ایمان رکھتا ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا واقعہ اسی سلسلہ میں مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے ہیں کہ۔

"ایسا ہی ایک دفعہ اتفاق ہوا جن دنوں حضرت ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ مولوی نور الدین صاحب تشریف لائے حضرت نے ایک بڑا بھاری دو ورقہ مضمون لکھا اور اس کی فصاحت و بلاغت خداداد پر حضرت کو ناز تھا اور وہ فارسی ترجمہ کے لئے مجھے دینا تھا مگر یاد نہ رہا اور جیب میں رکھ لیا۔ اور باہر سیر کو چل دیئے مولوی صاحب اور جماعت بھی ساتھ تھی واپسی پر کہ ہنوز راستہ ہی میں تھے مولوی صاحب کے ہاتھ میں کاغذ دے دیا کہ وہ پڑھ کر عاجز راقم کو دے دیں مولوی صاحب کے ہاتھ سے وہ مضمون گر گیا واپس ڈیرہ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت معمولاً اندر چلے گئے۔ میں نے کسی سے کہا کہ آج حضرت نے مضمون نہیں بھیجا اور کاتب سر پر کھڑا ہے۔ اور ابھی مجھے ترجمہ بھی کرنا ہے۔ مولوی صاحب کو دیکھتا ہوں تو رنگ فق ہو رہا ہے۔ آپ نے نہایت بے تابی سے لوگوں کو دوڑایا کہ لیجیو! پکڑیو! لپکیو! کاغذ راہ میں گر گیا۔ مولوی صاحب اپنی جگہ بڑے خجل اور حیران تھے کہ بڑی خفت کی بات ہے؟ حضرت کیا کہیں گے؟ یہ عجیب ہوشیار آدمی ہے ایک کاغذ اور ایسا ضروری کاغذ بھی سنبھال نہیں سکا۔ حضرت کو خبر ہوئی۔ معمولی ہشاش بشاش چہرہ تبسم زیر لب تشریف لائے اور بڑا عذر کیا کہ مولوی صاحب کو کاغذ کے گم ہونے سے بڑی تشویش ہوئی مجھے افسوس ہے کہ اس کی جستجو میں اس قدر دوا دوا اور تگاپو کیوں کیا گیا؟ میرا تو اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر ہمیں عطا فرمائے گا۔"

(سیرت...... ص21)

اس واقعہ کو نظر امعان سے دیکھو! اگر کوئی اور شخص ہوتا تو اس کی خفگی اور خشونت کا اندازہ بھی نہ ہو سکتا۔ آپے سے باہر ہو جاتا مگر یہ عفو اور رحم کی زندہ تصویر بجائے اس کے کہ افسوس کرے بجائے اس کے کہ کوئی ذرا بھی اثر یا حرکت خفگی کی ظاہر کرے الٹا اس بات پر افسوس کرتا ہے کہ مولوی صاحب کو اس کے گم ہو جانے سے تشویش ہوئی۔ مولوی صاحب کی تکلیف کا اسے احساس ہے اور اپنے حرج اور تکلیف کو بھول ہی گیا ہے۔ دنیا کے مصنفین میں اس کی نظر بتاؤ کبھی نہیں ملے گی۔

"ان سب باتوں کی جڑ خدائے زندہ اور قادر کی ہستی پر ایمان ہے یہ ایمان ہر وقت قویٰ کو زندہ اور تازہ رکھتا ہے اور ہر قسم کی پژمردگی اور افسردگی سے بچاتا رہتا ہے جو دنیا داروں کو بسا اوقات بڑی بڑی شرمناک حرکات پر مجبور کرتی ہے۔"

(سیرت...... ص21، 22)

حضرت حافظ حامد علی کا واقعہ اوپر کے واقعات سے پایا جاتا ہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا نقصان کردے آپ معاف کردیتے اور معمولی چشم نمائی بھی نہیں کرتے تھے اور اس میں ایسا اثر اور جادو تھا کہ انسان ایک فوری تبدیلی کے لئے تیار ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

E-mail:anamTrv@ISb.com.satsnet.pk

ANAM TRAVELS

IATA

YOUR DEPENDABLE TRAVEL AGENTS

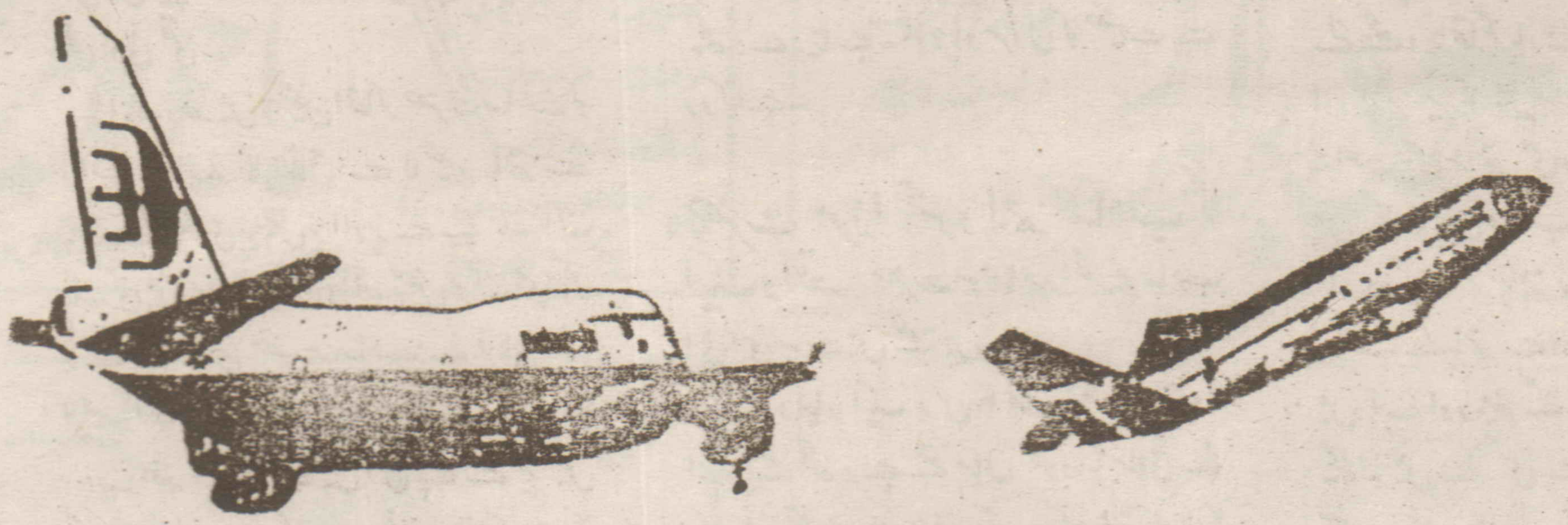

Ph: 273947 - 270341 - 276232 - FAX: 272110

14-D Feroze Centre Fazal - ul - Haq road

Blue Area Islamabad, L.No. 1895

النور سٹیل ڈیکوریٹرز

• شٹر گیٹ
• چینل گیٹ
• گرل • ریلنگ
• پائپ ونڈوز
وغیرہ وغیرہ

آئی اینڈ ٹی سنٹر
G-8/4 عقب
بلیو سٹار ہوٹل
اسلام آباد

مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد

051-256158

مہر پرنٹنگ پریس

بلال مارکیٹ۔ عقب اڈہ جی ٹی ایس
سرگودہا روڈ
گجرات
پروپرائیٹر: ملک نادر حسین

فون: 04331-510351

THE NAME IN THE GAME

MANUFACTURER AND EXPORTER
OF SPORTS GOODS AND SPORTS WEARS

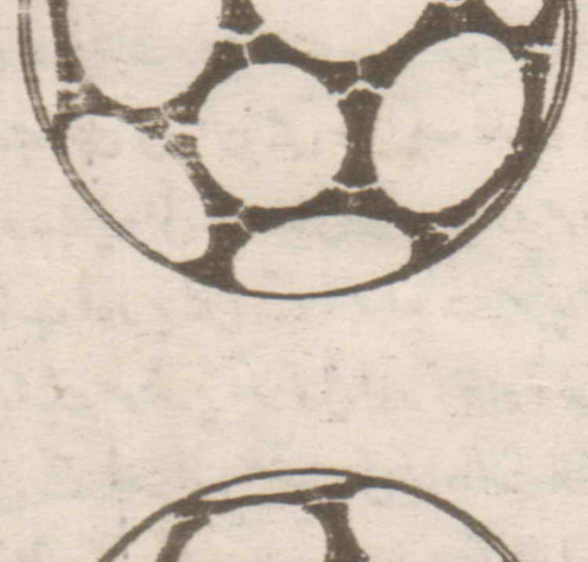

LEABROS INDUSTRIES

WAZIRABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.

TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293 FAX: (0432) 262239

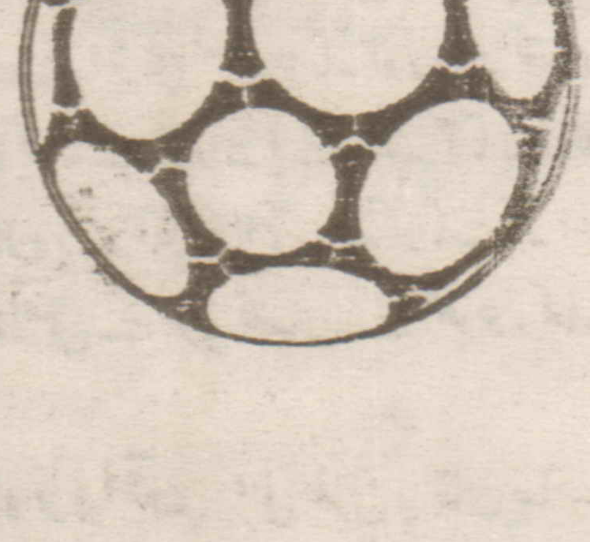

LEABROS SPORTARTIKEL GMBH

NASEER MEHMOOD MALIK

INDUSTRIE STR-31

63674 ALTENSTADT / HESSEN GERMANY

TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔

حافظ حامد علی صاحب حضرت کے پرانے خدام میں سے تھے اور باوجود ایک خادم ہونے کے حضرت صاحب ان سے اس قسم کا برتاؤ اور معاملہ کرتے تھے جیسا کسی عزیز سے کیا جاتا ہے اور یہ بات حافظ حامد علی صاحب ہی پر موقوف نہ تھی حضرت کا ہر ایک خادم اپنی نسبت یہی سمجھتا تھا کہ مجھ سے زیادہ اور کوئی عزیز آپ کو نہیں۔ بہر حال حافظ حامد علی صاحب کو ایک دفعہ کچھ لفافے اور کارڈ آپ نے دیئے کہ ڈاک خانہ میں ڈال آؤ۔ حافظ حامد علی صاحب کا حافظہ کچھ ایسا ہی تھا۔ پس وہ کسی اور کام میں مصروف ہو گئے اور اپنے مفوض کو بھول گئے۔ ایک ہفتہ کے بعد حضرت میاں محمود کچھ لفافے اور کارڈ لئے دوڑتے ہوئے آئے کہ اباہم نے کوڑے کے ڈھیر سے خط نکالے ہیں۔ آپ نے دیکھا تو وہی خطوط تھے جن میں بعض رجسٹرڈ خط بھی تھے اور آپ ان کے جواب کے منتظر تھے۔ حامد علی کو بلوایا اور خط دکھا کر بڑی نرمی سے صرف اتنا ہی کہا۔

"حامد علی! تمہیں نسیان بہت ہو گیا ہے ذرا فکر سے کام کیا کرو"

ضروری اور نہایت ضروری خطوط جن کے جواب کا انتظار مگر خادم کی غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں اور بجائے ڈاک میں جانے کے وہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں جا ملتے ہیں اس پر کوئی باز پرس کوئی سزا اور کوئی تنبیہہ نہیں کی جاتی!

حافظ غلام محی الدین کا واقعہ حافظ غلام محی الدین بھیرہ کے باشندہ تھے اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے رضاعی بھائی تھے حضرت مولوی صاحب کے ساتھ ہی قادیان میں آ گئے اور آپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے۔ وہ مولوی صاحب کے مکان میں ڈیوڑھی کے اس کمرے میں رہا کرتے تھے جو مفتی فضل الرحمان صاحب کے اندرونی دروازہ کے بالمقابل ہے یا یوں کہو کہ ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ کو ہے۔ اور جس کی کھڑکیاں گلی کی طرف ہیں۔

حافظ صاحب جلد سازی کا کام کیا کرتے تھے۔ اور حضرت صاحب کی ڈاک لایا کرتے تھے۔ اور ڈاک لے بھی جایا کرتے تھے۔ چونکہ ڈاک خانہ میں وہی جایا کرتے تھے اس لئے دوسرے اکثر دوستوں کے خطوط لے آتے اور جب ڈاک میں ڈالنے کو جاتے تو لے بھی جاتے۔ اس وقت ڈاک خانہ معمولی ایک برانچ آفس تھا اور کوئی لیٹر بکس شہر میں نہیں رکھا ہوا تھا خصوصیت کے ساتھ وہ اس کام کو حضرت کی خدمت یقین کر کے کرتے تھے۔

پنڈت لیکھرام کے متعلق پیش خبری جب پوری ہوئی اور وہ لاہور میں قتل ہو گیا تو اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خانہ تلاشی بھی ہوئی۔ یہ تلاشی بجائے خود ایک نشان تھا۔ اسی سلسلہ میں حافظ غلام محی الدین صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہو گئی اس تلاشی میں بہت سے خطوط تو ایسے برآمد ہوئے جو ابھی حضرت کے پاس نہیں پہنچے تھے اور بہت سے ایسے نکلے تھے جو ابھی ڈاک خانہ میں ڈالے نہ گئے تھے۔ بات یہ تھی کہ حافظ صاحب ڈاک لاتے تو اپنے حجرہ میں بیٹھ کر سارٹ کرتے اسی حالت میں بعض خطوط رکھ دیئے گئے اور ان کا اٹھانا یاد نہ رہا۔ اسی طرح کوئی آیا اور خط دے گیا کہ ڈاک خانہ میں ڈالنا ہے اور وہ بھول گئے غرض اس طرح پر بہت سے خطوط ان کے حجرہ سے نکلے جو نہ تو تقسیم ہوئے تھے اور نہ ڈاک میں ڈالے گئے تھے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی اور اس وقت اس کا علم ہو جانا لازمی تھا۔ کیونکہ ان کے حجرہ کی تلاشی ہو رہی تھی پولیس کو یہ خیال تھا کہ کوئی خط و کتابت پائی جاوے جس سے اس قتل کا تعلق ہو اور حافظ صاحب چونکہ ایک قسم کے پوسٹ ماسٹر بنے ہوئے تھے اس لئے ان کے کاغذات کو دیکھا گیا تھا۔

غرض جب حضرت بانی سلسلہ کو علم ہوا اور وہ خطوط بھی پیش ہوئے تو آپ نے حافظ صاحب سے ہنستے ہوئے پوچھا کہ "حافظ جی! یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے گئے تھے اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے ادھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہو گی"

حافظ صاحب بیچارے شرمندہ اور نادم تھے مگر حضرت نے اس سے زیادہ نہ کچھ کہا اور نہ پھر کبھی ذکر ہی کیا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا۔ اور نہ ان کو اس ڈاک کے کام سے معزول کیا بلکہ وہی ہمیشہ جب تک زندہ رہے اور کام کرنے کے قابل رہے ڈاک خانہ سے جا کر ڈاک لاتے اور حضرت صاحب کے اپنے دیئے ہوئے خطوط ڈاک خانہ میں جا کر پوسٹ کرتے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا پاکیزہ کلام

گھٹا کرم کی ہجومِ بلا سے اُٹھی ہے

گھٹا کرم کی۔ ہجومِ بلا سے اُٹھی ہے
کرامت اک دلِ درد آشنا سے اُٹھی ہے
جو آہ سجدۂ صبر و رضا سے اُٹھی ہے
زمین بوس تھی۔ اس کی عطا سے اُٹھی ہے
رسائی دیکھو! کہ باتیں خدا سے کرتی ہے
دعا۔ جو قلب کے تحت الثّریٰ سے اُٹھی ہے
یہ کائنات ازل سے نہ جانے کتنی بار
خلا میں ڈوب چکی ہے۔ خلا سے اُٹھی ہے
سدا کی رسم ہے۔ اِبلیسیت کی بانگِ زبوں
انا کی گود میں پل کر اباء سے اُٹھی ہے
حیا سے عاری۔ سیہ بخت۔ نیش زن۔ مردود
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اُٹھی ہے
خموشیوں میں کھنکنے لگی کسک دل کی
اک ایسی ہوک دلِ بے نوا سے اُٹھی ہے
وہ آنکھ اُٹھی تو مردے جگا گئی لاکھوں
قیامت ہوگی' کہ جو اس ادا سے اُٹھی ہے
ہزار خاک سے آدم اٹھے۔ مگر بخدا
شبیہ وہ! جو تری خاکِ پا سے اُٹھی ہے
بنا ہے مہبطِ انوار قادیاں۔ دیکھو
وہی صدا ہے۔ سنو! جو سدا سے اُٹھی ہے
کنارے گونج اٹھے ہیں زمیں کے۔ جاگ اٹھو
کہ اک کروڑ صدا۔ اک صدا سے اُٹھی ہے
جو دل میں بیٹھ چکی تھی۔ ہوائے عیش و طرب
بڑے جتن سے۔ ہزار التجا سے اُٹھی ہے
حیاتِ نو کی تمنّا۔ ہوئی تو ہے بیدار
مگر یہ نیند کی ماتی۔ دُعا سے اُٹھی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہر کریانہ سٹور چوک دانہ زید کا (سیالکوٹ)
پروپرائیٹر: طاہر احمد باجوہ فون: 217

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز
رؤف کمشن شاپ
تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجر خان
فون، دکان: 0571-2924
گھر: 0571-2048

مرغابی سوپ • شمع سوپ • چاند مارکہ
قابل اعتماد نام
مزمل سوپ فیکٹری
آفس: 047-620380 بھکر روڈ جھنگ صدر

ہم حضرت امام جماعت اول کے نادر نسخہ جات کی راہنمائی میں غذا اور قدرتی جڑی بوٹیوں سے علاج کرتے ہیں
فضل مولیٰ شفاخانہ
خاندانی، مستند، اے گریڈ معالج
فون 541322
فاضل الطب و جراحت حکیم محمد حنیف حکیم
39-H گارڈن کالج روڈ
284 - دھمیال روڈ
راولپنڈی

ہر قسم کی جاپانی گاڑیوں کے پمپ آٹو مائزر کے ماہر، فیول انجکشن ایکسپرٹ
سعید ڈیزل لیبارٹری
وہاڑی چوک جنرل بس سٹینڈ۔ ملتان
پروپرائیٹر: سعید خاں المانی

یہاں پر موٹر وائنڈنگ • فرج • ائیر کنڈیشنر اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے نیز ڈش انٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
الیکٹرو فرج
دوکان نمبر 4 بلاک 91 المصطفیٰ مارکیٹ آئی اینڈ ٹی سنٹر
G-8/1 اسلام آباد
پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان
فون: 051-254619

ڈیلرز: سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فرج، CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرانکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
پروپرائیٹر: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 0571-510066، 0571-510140
رہائش: 0571-2868

VIP ENTERPRISES
RENT SALE PURCHASE
WE DEAL ANY KIND OF PROPERTY IN ISLAMABAD
PLEASE CONT: 270056 - 817423
SUHAIL SADDIQUE
OFFICE NO. 13, 98-E, PENORAMA CENTRE, BLUE AVE. ISLAMABAD

HONDA
ڈیلر۔ سپیئر پارٹس
سوزوکی۔ یاماہا
ہنڈا، کاواساکی ٹائر ٹیوب
ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں۔ مرمت کی سہولت بھی موجود ہے۔
ایم کاشف آٹوز انجینیئرز
بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ ملتان
فون دفتر 545971 - 546497
فیکس 92-061-520882

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام
گاڑیوں کی اطمینان بخش • اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ
• الیکٹرک ورکس • الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر
احمد موٹرز آٹوموبائل انجینئرز
فون: 840445
فیکس آفس: 420789
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

ڈیلرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز: شیل۔ کالٹکس۔ پی ایس او
TOMCO • KENLUBES • PETROMIN and MOBIL
موبل آئل • گریسز • انڈسٹریل آئلز • فلٹر
اور آٹوز الیکٹرک پارٹس کا مرکز
محتاجِ دعا
پاک آٹو سپیئرز
A-236-237 فاطمہ جناح روڈ سرگودھا
فون: 0451 716727، 740242

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا محمد صدیق ایم اے۔ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ

حضرت بانی سلسلہ کے دَور (1908ء) تک جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل کے ایڈیٹر صاحبان کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے سنت چلی آرہی ہے کہ وہ اپنے فرستادوں کے لئے ان کے ذمہ لگائے گئے کام کو کماحقہ احسن طور پر بجا آوری کی خاطر ان کے لئے ضرورت کے مطابق اعیان وانصار پیدا کردیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی تائید و اعانت کے لئے بھی ایسے ہی افراد کو بطور انصار اور مددگار آپ کے گرد ایسے جمع کردیا جیسے شمع کے گرد پروانے ہوتے ہیں جنہوں نے ہر حالت عسر اور یسر میں آپ کے در پر دھونی رمائے رکھی اور شب و روز اپنی علمی اور ذہنی قوتوں سے آپ کا ساتھ دیا اور صحیح معنی میں آپ کے بازو ثابت ہوئے چنانچہ مثال کے طور پر حضرت حافظ حکیم نور الدین صاحب حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، حضرت شیخ یعقوب علی تراب، حضرت مفتی محمد صادق، اور حضرت سید محمد سرور شاہ وغیرھم۔ اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند فرمائے۔ انہوں نے اپنی خداداد فراست اور ذہانت سے دین کے خلاف اشاعت پذیر ہونے والے ہر قسم کے لٹریچر کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے اپنی عمریں وقف کردیں چنانچہ 1908ء تک کے انہی خوش قسمت چند احباب کے کارہائے نمایاں سے آج کی اشاعت میں اس دعا کے ساتھ تعارف کروایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شب و روز قربانیوں اور محنتوں کا بے حد اجر ان سب کو دے اور ان کی آل اولاد کو ہمیشہ اپنی رحمت کے سایہ میں پروان چڑھاتا رہے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے رہنے اور سلسلہ عالیہ کی خدمت میں فدا ہوتے رہنے کی طاقت اور جذبہ قائم رکھے اور دینی ودنیوی لحاظ سے ہمیشہ ہی ان کا ہر مرحلہ پر حامی وناصر رہے۔

خدائی پیش خبریوں کے مطابق حضرت بانی سلسلہ کا ظہور ایسے زمانہ میں ہوا جب کہ آپ کی آواز کو زمین کے کناروں تک بسنے والے ہر کس وناکس تک پہنچانے کے لئے ہر قسم کے ذرائع رسل ورسائل میسر تھے۔ ان ذرائع میں سے کتب ورسائل کی اشاعت سب سے اہم تھی۔ چنانچہ ان کی اشاعت کے لئے پریس یعنی چھاپہ خانے اور مطبع کی ایجاد ہوئی یعنی اشاعت کے لئے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع ایجاد ہو گئے ان ذرائع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے کتابوں کے علاوہ رشد وہدایت پر مبنی اقوال زریں اور دین حق کی صداقت اور اپنے دعووں کی صداقت کے دلائل پر مشتمل مواد جلد سے جلد لوگوں تک پہنچانے کے لئے اخبارات کا سلسلہ جاری ہوا تاکہ روئے زمین پر پھیلی ہوئی سعید روحوں کو آسمانی انوار سے باخبر کیا جاتا رہے۔

قادیان میں سب سے پہلا اخبار

اس اہم فریضہ کے ادا کرتے کے لئے ایک مخلص اور فدائی نوجوان حضرت شیخ یعقوب علی تراب کو سب سے پہلے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ اپنے خرچ پر اپنی مالی بضاعت کے پیش نظر ایک ہفتہ وار اخبار جاری کرسکیں چنانچہ 1897ء میں قادیان سے ایک ہفت روزہ اخبار بعنوان "الحکم" شائع کرنا شروع کردیا جس میں وہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مضامین، ملفوظات ایسے رنگ میں شائع کرتے کہ ہر پڑھنے والے کو ہل من مزید کی خواہش ہوتی اور یہ سلسلہ انہیں آخر دم تک جاری رکھنے کی توفیق ملی۔ حضرت شیخ یعقوب علی تراب عرفانی کو خوش قسمتی سے جوانی میں ہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بمقام لدھیانہ دستی بیعت کا شرف حاصل ہوگیا تھا۔ انہیں اردو، فارسی، انگریزی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ ان کا طرز تحریر سلیس اور عام فہم اور پر تاثر ہوتا اور موقعہ بموقعہ اپنی نگارش کو برجستہ شعروں کے ساتھ بھی مزین کرتے۔

آپ نے اپنے قول کے مطابق نہایت ہی کسمپرسی کی حالت میں ہفت روزہ الحکم کی اشاعت کے لئے مالی بار برداشت کیا اور اس پودے کی آبیاری میں کسی قسم کی پرواہ نہ کی اور دین حق کی حقانیت اور اس کے مقابل دیگر مذاہب کی اصلیت بیان کرنے کے علاوہ معاشرہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے مختلف عناوین کے تحت بہتر اور موزوں رنگ میں قوم کی راہنمائی کرتے آپ نے الحکم کے اجراء پر سب سے پہلے اداریہ میں الحکم کا تعارف بایں الفاظ کروایا۔ بعنوان "اخباری دنیا اور الحکم کا انٹروڈیوس" یوں ابتداء کی۔

جب توکلتُ علی اللہ پہ آغاز کیا
پر نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

ہمارے بالغ خردمند معزز ناظرین! آج اخباری دنیا کی سٹیج پر الحکم بھی توکلت علی اللہ کہہ کر اپنا فرض ادا کرنے کو آتا ہے.... لاریب اخبار نویسی ایک شریف اور معزز فن ہے۔ اخبار نویس جیسا ہم نے کہیں اوپر بیان کیا ہے فرشتوں کی پیام رسانی پر بھی کرٹی سزم (Critiscism) کا حق رکھتا ہے اور اسی لئے اس بڑے ذمہ داری کے کام کے لئے کسی معمولی سر اور دماغ کی ضرورت نہیں ہے جس نے نیچرل تعلیم پائی ہو..... چونکہ تمام اصلاحوں اور حقیقی تہذیب کا سرچشمہ اور منبع الٰہی قانون اور خدا کی تعلیم ہے۔ اس لئے الحکم نے اپنا مشن پورا کرنے اور دنیا میں راستی اور سلامتی کی روح پھونکنے کے لئے اسی طریق کی اشاعت کا بھاری بوجھ اپنے سر لیا ہے۔ عقل سلیم اور تجربہ صحیحہ نے جس طریق کو فطرت انسانی کے بالکل مطابق قرار دیا ہے وہ طریق (دین حق) ہے اس لئے الحکم (دین حق) ہی کا سچا خادم ہوگا۔ اور (دین حق) کی زندہ برکات اور اس کے معارف و اسرار کا ذریعہ زمان قحط الرجال میں خود اس مقدس ذات نے اپنی عادت قدیم اور وعدہ صادق کے موافق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو ٹھہرایا ہے۔ لہٰذا ان کے مشن کی اشاعت اور (-) الحکم کا مقدم کام ہوگا......

(الحکم جلد نمبر1 ص3)

یہ ہے اسلوب ان کی نگارش کا...

عرفانی صاحب کا مختصر تعارف

حضرت عرفانی کا اصل وطن ضلع جالندھر انڈیا تھا۔ آپ کو عنفوان شباب میں بیعت امام کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مضبوط قویٰ عطا فرمائے تھے۔ آپ کی انگلیاں تار برقی کی طرح رواں ہوتی تھیں (حضرت بانی سلسلہ) کے ارشادات اور اقوال کو اصل الفاظ میں محفوظ کرنے کا ملکہ ودیعت ہوا تھا چنانچہ آپ کے جمع کردہ اقوال وارشادات دس ضخیم جلدوں پر محیط ہیں اس کے علاوہ اپنے ہفت روزہ اخبار میں ڈائری کے زیر عنوان حضرت امام ہمام کے ارشادات اور معمولات کو ریکارڈ کیا جو رہتی دنیا تک قائم رہیں گے اور بعد میں آنے والی نسلوں کی بہترین تربیت اور ہدایت کا موجب ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ اور وہ سلسلہ بیعت میں داخل ہونے والے خوش قسمت احباب کے اسماء بھی ریکارڈ ہوئے جو کہ تاریخ کا ایک اہم باب ہیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے غضب کا حافظہ اور قوت بیان عطا فرمائی تھی آپ نے الحکم کی ادارت کے علاوہ بہت سی تصانیف بھی اپنی یادگار چھوڑیں۔ جن میں مکتوبات احمدیہ (احباب جماعت کے نام حضرت امام ہمام کے مکتوبات) حیات (-) سیرت (حضرت بانی سلسلہ) احکام (کلام الٰہی) تاریخ (کلام الٰہی) رحمت للعالمین وغیرہ اہم کتب شامل ہیں۔

الغرض ان کی خدمات کے باعث حضرت بانی سلسلہ نے ان کی بہت تعریف فرمائی حتیٰ کہ ان کے اخبار الحکم کو اپنا بازو قرار دیا۔

ریویو آف ریلیجنز یعنی مذاہب پر تبصرہ

اندرون ملک تو حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی اشاعت تو الحکم کے ذریعہ ہوتی رہی لیکن بیرونی دنیا میں اشاعت دین اور دیگر مذاہب کی تردید کے لئے انگریزی زبان میں رسالہ کی تجویز 1901ء میں ہوئی اور اس کی اشاعت کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور حضرت بانی سلسلہ کے مضامین اصل اردو زبان میں اور تراجم انگریزی زبان میں اشاعت کا پروگرام بنا چنانچہ اس طرح 1902ء میں ریویو آف ریلیجنز اردو اور انگریزی میں شائع کرنے کا اہتمام ہوا۔ اس رسالہ کی ادارت کا فریضہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے ایل ایل بی کے ذمہ لگا اس کی نیابت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور کے ذمہ ہوئی۔

اس رسالہ میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے علاوہ آپ کی کتب کے تراجم بھی شائع ہوتے رہے مثلاً (-) اصول کی فلاسفی، نوح، لیکچر لاہور، نسیم دعوت، الوصیت...... جلد ہی ان ہر دو رسائل نے اپنا نام زمانہ میں پیدا کرلیا۔ چنانچہ مخالفین نے ان رسالوں کی اعلیٰ اور شستہ اور بلیغ وفصیح زبان اور مدلل مضامین کی تعریف کی بلکہ عیسائیوں کے علمبرداروں پر ایک غیر معمولی جنبش پیدا ہوئی اور انہوں نے لکھا کہ اس رسالہ کے مضامین کا جواب نہ دیا جائے ورنہ مرزا غلام احمد ان کے جواب میں ایسا لٹریچر پیدا کردے گا کہ بائبل کا صفایا ہو جائے گا۔

مدیر رسالہ نے اپنے افتتاحیہ میں رسالہ کے یہ مقاصد بیان کئے۔

مخلوق وخالق کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنے والا مصلح کون ہے۔

کن دلائل اور نشانوں کے ساتھ اپنا منجاب اللہ ہونا ظاہر کرتا ہے۔

اس کی اخلاقی تعلیم کیا ہے۔ کن اعتقادات کو سکھاتا ہے۔ کن کن علوم اور معارف کو لایا ہے اس کے علوم اور معارف کس الٰہی کتاب کے موافق ہیں۔ خدا تک پہنچنے کے لئے عمل اور سلوک کا کیا راہ دکھلاتا ہے یہ چھ اغراض ہیں جن کے لئے یہ رسالہ شائع کیا جارہا ہے اس کے علاوہ (دین حق) (کلام الٰہی) بانی سلسلہ پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب وغیرہ۔

ریویو کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ کا اپنا پیغام اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے آپ نے فرمایا:-

"اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دور کرکے دنیا کے لوگوں کو (دین حق) کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں کسر صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہی اغراض کے پورا کرنے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔ جس کا شیوع یعنی شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی مفید ثابت ہو چکا ہے...... جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میرے منشا کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا

(الحکم 30 دسمبر 1903ء)

ریویو اردو اور انگریزی دونوں کے ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے۔ایل۔بی رہے جو فصیح وبلیغ انگریزی میں حضرت بانی سلسلہ کی تقاریر اور مضامین کا انگریزی میں ترجمہ کرتے جو نہ صرف ریویو میں شائع ہوتے بلکہ الگ الگ بذریعہ ڈاک بھی متعلقہ لوگوں تک پہنچائے جاتے۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب کے پیروؤں کی طرف سے دین حق پر اعتراضات کے جواب مدلل اور مفصل دیتے نیز روحانی اور اخلاقی مضامین بھی شائع کرتے۔

البدر یا بدر 1898ء سے 1901ء تک قادیان سے صرف ایک ہی ہفت روزہ اخبار الحکم شائع ہوتا تھا لیکن 1902ء میں دو مخلص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلیٰ کوالٹی میں • واشنگ مشین • سٹین لیس سٹیل
کے معیاری برتن خریدنے کیلئے خدمت کا موقع دیں
نگینہ برتن سٹور المعروف
چوہدری سراجدین اینڈ سنز
چوک جھنگ متان چنیوٹ
دوکان : 0466-332870

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے
قدیمی احمدی جیولرز
رانا جیولرز
صرافہ بازار
بدوملہی (ضلع نارووال)
فون : دکان 108، رہائش 208 پروپرائیٹر ، نصیر احمد ، فرید احمد ، سلیمان احمد

COMMITTED TO MEET
THE NEW AGE WITH
COMPUTER AGE

COMPUTER AGE

15-16 ALLIED COMMERCIAL PLAZA
CHANDNI CHOWK, MURREE ROAD,
RAWALPINDI, Ph:423174,FAX: 453449
Email:-COMPUTERAGE1@hotmail.com

SUZUKI سوزوکی
ڈیلرز، سوزوکی موٹر سائیکل، ہنڈا کے جینئین جاپانی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں، مرمت کی سہولت بھی ہے
منیر آٹوز حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان نصیر آٹوز
فون : 540960 - 546497 ★ فیکس 92-061-520882

سٹی گارمنٹس اینڈ ورائٹی ہاؤس
(ہول سیلنز و ریٹیلرز)
D-2 چائنا مارکیٹ
فائیو برادرز پلازہ گارڈن کالج روڈ
راولپنڈی
051-542028
کراکری، جیولری، ہوزری
کھلونے، لیڈیز و بچگانہ
گارمنٹس
ایرانی و دیگر امپورٹڈ
موسم گرما و موسم سرما
کی تمام ورائٹی بھی دستیاب
ہے

LIBRA COMMUNICATION SYSTEMS

WE SPECIALIZE IN:
* Motorized Remote Controlled World Dish Antenna Systems.
* CCIV, MATV, SMATV, for hotels, flats, colonies and guest houses.
* Hi-Tech Satellite Computers & Communications.
* Video phones & Desktop video Conferencing Systems.

Visit our Web Site At
www.LIBRA.Com.pk
Internet Web Page Development and hosting
11, Warrich Plaza ☎ (051) 292396
F10 Markaz, Islamabad FAX: (051) 282399
Email at: libra@isb.comsats.net.pk

ANAM
MONEY CHANGERS
A DEPENDABLE CENTRE TO
BUY & SELL ALL FOREIGN CURRENCIES
AUTHORISED BY
STATE BANK OF PAKISTAN
☎ 051-812145 FAX: 272110

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے
ڈیلر : ائیر کنڈیشنرز • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزر • ائیر کولر
• کوکنگ رینج • الیکٹرک اینڈ گیس واٹر ہیٹر • روم ہیٹر • واشنگ مشین
• سٹیبلائزر اینڈ ہوم اپلائنسز نیز
اٹلس یونیورسل اینڈ سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
خواجہ رشید سنز
ٹرنک بازار سیالکوٹ
فون شوروم : 0432-586576

SC
اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000
پاکستان
فون : 051-818585 فیکس : 051-826934

Micro Engineering WORKS
Shop: 0541-625066 p.p
مائیکرو انجینئرنگ

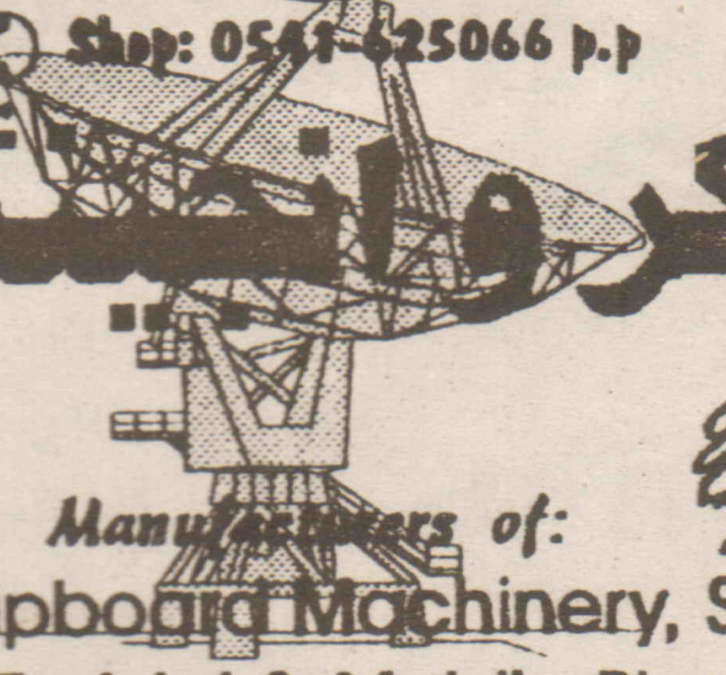

Two Year Manufacturing Guarantee
مینوفیکچرنگ گارنٹی دو سال
Manufacturers of:
Tobacco, Chipboard Machinery, Spare Parts
Dish Antenna, Tv Arial & Mobile Phone Antenna
AL-MADINA MARKET, RAILWAY ROAD, JHELUM - PAKISTAN

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوجوانوں بابو محمد افضل، ڈاکٹر فیض علی صابر نے مل کر سلسلہ کی ضرورت کے لئے ایک اور ہفت روزہ رسالہ نکالنے کی کوشش کی چنانچہ پہلا نمبر اس رسالہ کا القادیان کے نام سے شائع کیا لیکن حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کی تعمیل میں القادیان کے بجائے البدر اس رسالہ کا نام رکھا گیا موسسین کے نزدیک اس کی اشاعت کی غرض انہی کی زبانی یہ تھی۔

"ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس پرچہ کی غرض یہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ) کا روزنامہ (حالیہ) قولی، عملی اور تقریری اور نکات اور لطائف جو کہ پنجوقتہ عبادات اور سیر کے وقت حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ احمدیہ احباب تک جو مختلف اور دور دراز بلاد اور امصار میں پھیلے ہوئے ہیں پہنچائے جاویں...... تاکہ وہ اس کے مطابق اپنے افعال و اقوال و حرکات سکنات اور عبادات میں ایک پاک تبدیلی کر کے دوسروں کے لئے متمیز بن کر خدا تعالیٰ کی رضامندی کے حاصل کرنے کا موجب ہوں..... ہم (اللہ نے چاہا تو) انتظام کریں گے کہ (حضرت صاحب) کے اندرون خانہ عالم نسواں یا اپنی اولاد کو جو نصیحت وغیرہ فرماتے ہیں وہ بھی درج اخبار ہوا کرے۔

(اعلان بابت القادیان ص۹)

ابتداء میں یہ رسالہ بابو محمد افضل (جو مشرقی افریقہ سے واپس آئے تھے) اور ڈاکٹر فیض علی صابر کی کوشش سے جاری ہوا۔ یہ دونوں نہایت اخلاص سے رسالہ کی اشاعت میں کوشاں رہے۔ ادارت کا فریضہ بابو محمد افضل کے ذمہ تھا جو نہایت ہی اخلاص سے تنگی و ترشی برداشت کرتے ہوئے اس رسالہ کی ادارت کا فریضہ ادا کرتے رہے مارچ 1905ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی وفات پر حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کی طرف سے تعزیت کے طور پر حسب ذیل سطور شائع ہوئیں۔

محمد افضل اس بھائی کی لائف کا گہرا مطالعہ کر کے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے۔ اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق وارشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ بنے۔ گزشتہ زندگی میں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ موصوف بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والوں کی نگاہ میں شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ دنیا کے دل کش نظارہ گاہوں کے فرحت بخش ہواؤں میں پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی تھیٹر ہے۔ اور ان ناپائیدار لذتوں پر سرنگوں ہونے کا انجام اچھا نہیں۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتوں اور واقعی روح افزاء نظاروں کی سارے جہان میں ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہوں نے بلا مدافعت پیروی کی۔ قادیان میں آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہیں۔ باایں ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے مونہوں سے نکلا۔ میرے کانوں نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا مگر کہنے والوں نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہوں نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر..... محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

ان کے دل میں مدت سے خیال تھا کہ قادیان میں ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہوں نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہاں پر قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور نگہداشت نے انہیں اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہو گی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات میں نہیں۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ میں انہیں مصیبتیں اور روکاٹیں پیش آئیں۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہوں گے موصوف اور اس کے عیال نے بسااوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے۔ اور اکثر خشک نون، مرچ کے ساتھ کچی پکی مسی روٹیاں کھا کر گزارہ کیا۔ کچی پکی میں نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں ادھر ادھر پھرتے نظر آتے۔ بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت میں باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتوں سے افضل منشی۔ انگریزی میں عمدہ، دستگاہ رکھنے والا، باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ۔ گزران والا۔ کون سی بات تھی۔ جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ) کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت۔

غرض ان کے اخلاق میں یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے بہتوں کو مستفید کرے۔ آمین

(عبدالکریم 3۔ اپریل 1905ء)

بابو محمد افضل کی وفات پر رسالہ کو جاری رکھنے کی خاطر حضرت بانی سلسلہ نے ان کی جگہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھیروی کو بدر کا ایڈیٹر نامزد فرماتے ہوئے یہ اعلان فرمایا ہے۔

میں بڑی خوشی سے یہ چند سطریں تحریر کرتا ہوں۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل (-) ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آ گیا ہے یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر یک طور سے لائق جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل (-) ہو گئے ہیں۔

میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے۔ کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے آمین ثم آمین۔

خاکسار مرزا غلام احمد 23 محرم الحرام 1323ھ

حضرت مولانا نور الدین صاحب بعد میں امام جماعت احمدیہ الاول نے اس موقعہ پر فرمایا:۔

میرا دل گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رک جاوے۔ البدر کا چند روزہ وقفہ کا رنج تھا۔ سردست اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میاں معراج الدین عمر جن کو دینی امور میں اللہ تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یوں جلوہ گر ہوئی کہ اس کی ایڈیٹری کے لئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کو منتخب کیا گیا۔ اور اس تجویز کو حضرت امام نے بھی پسند فرمایا۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہوں گے۔

نور الدین

حضرت مفتی صاحب کی ادارت میں بدر واقعی دنیائے صحافت میں چودھویں کا چاند ہو کر چمکا۔ اس میں پروگرام کے مطابق حضرت بانی سلسلہ کے روزمرہ کے رویا و کشوف عام ملاقاتوں اور سیر کے پروگرام کے دوران ملفوظات بیعت کنندگان چندہ دہندگان کی فہرستوں کے علاوہ دیگر علمی اور تحقیقی مضامین کی اشاعت ہوتی رہی۔ حضرت مفتی صاحب ہفت زبان مشہور تھے انگریزی، عربی، فارسی، عبرانی میں آپ بے تکلف گفتگو فرماتے اور لیکچر دے سکتے تھے آپ کو فرنچ اور پرتگالی زباں میں بھی شغف تھا۔ آپ بہت جلد غیر زبان سیکھنے کا مادہ رکھتے تھے۔ لاہور کی سراؤں میں مسافروں اور عربوں کو دعوت الی اللہ کرنے جاتے تو ان کی تواضع کے لئے بسکٹ وغیرہ بھی لے جاتے ہر سائل کی حتی الوسع مدد کرتے۔

بدر کا ایڈیٹر نامزد ہونے پر جو پہلا اداریہ سپرد قلم کیا وہ قابل رشک ہے شروع سے لے کر آخر تک دعائیں ہی دعائیں ہیں۔

تشحیذ الاذہان نئی نسل کی روحانی، ذہنی اور علمی رنگ میں تربیت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ نے ایک مجلس قائم فرمائی جس کا نام تشحیذ الاذہان رکھا گیا اس کے صدر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد منتخب ہوئے اس مجلس کے زیر اہتمام 1906ء میں ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کا پروگرام بنا۔ جس کی ادارت حضرت صاحبزادہ صاحب کے سپرد ہوئی انہوں نے اپنی خداداد صلاحیت و قابلیت سے اس رسالہ کو چار چاند لگا دیئے چونکہ آپ کے حق میں آپ کی ولادت سے قبل ہی خدائی فیصلہ ہو چکا تھا کہ وہ ذہین و فہیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ لہٰذا آپ کے ان مضامین سے ظاہر و باہر ہے جو کہ بطور اداریہ اس رسالہ میں شائع ہوتے رہے۔ رسالہ کی زبان نہایت آسان اور فصیح ہے۔ اس میں نوجوانوں کے اذہان کو تیز کرنے کے لئے مختلف عناوین ہوتے۔ عربی بول چال کے لئے اسباق شامل ہوتے غرضیکہ ہر قسم کے دینی و دنیوی علوم کے مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے۔ نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی اسے پسند کیا اور اس کی خوبیوں پر ریویو لکھے۔ ایڈیٹر سالہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ نے نہ صرف جوانی میں بلکہ آخر عمر تک دین حق کے نڈر اور بہادر پہلوان ہونے کے کارنامے سرانجام دیئے مخالف سے مخالف بھی آپ کی ذہانت اور علوم کلام الٰہی پر حاوی ہونے کا اعتراف کرنے سے نہ رہ سکا۔ آپ کی تحریر میں کس قدر جوش تھا اس کے لئے افتتاحیہ کی چند سطور ملاحظہ ہوں۔

اے میرے بھائیو! برائے خدا اٹھو اور اپنی مدد خود کرو تاکہ خدا تعالیٰ بھی تمہاری مدد کرے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو تا خدا تعالیٰ بھی تمہاری جانوں پر رحم کرے اور رات دن دعاؤں میں لگے رہو تاکہ رب العالمین ہم میں سے کسی کی دعا کو سن لے اور ہم پر رحم کرے وہ بہت ہی رحیم و کریم ہے میں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ خود اپنی مدد کرو تاکہ خدا بھی تمہاری مدد کرے۔"

(تشحیذ الاذہان نمبر ۱ جلد ۱ ص 14)

رسالہ تعلیم الاسلام جولائی 1906ء تک قادیان سے الحکم ریویو اردو و انگریزی تشریح کلام الٰہی بحکیم حاذق (بیاض نور الدین) اور تشحیذ الاذہان شائع ہوتے تھے۔ 1906ء میں ایک نیا رسالہ تعلیم الاسلام کے نام سے جاری ہوا جس کا مقصد وحید کلام الٰہی کا سکھانا تھا کیونکہ کلام الٰہی تمام علوم کی جڑھ ہے اگر اس کے مطالب پر کوئی شخص حاوی ہو جائے تو دنیا کے تمام علوم اس پر آسان ہو جاتے ہیں جن تک پہنچنے کے لئے یہ ایک زینہ کا کام دیتا ہے چنانچہ تعلیم الاسلام کے نام پر ایک رسالہ حضرت علامہ سید محمد سرور شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی زیر ادارت شائع ہونا شروع ہوا اس رسالہ میں زیادہ تر کلام الٰہی کے مطالب اور حضرت امام اول کے بیان فرمودہ درس (کلام الٰہی) عربی و اردو اور خود ایڈیٹر کی طرف سے تشریح شائع ہوتی اس کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ کے رویا و کشوف بھی شائع ہوتے نیز سکول کے متعلق خبریں ہوتیں۔ مئی 1907ء سے یہ رسالہ ریویو اردو کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوتا رہا۔

رسالہ کے مدیر المہام استاذی المکرم سید محمد سرور شاہ کی طرز نگارش و تبحر علمی کا نمونہ اس رسالہ کے افتتاحیہ نوٹ سے ہو سکے گا جو یہ ہے۔

.... فاتحہ اور حدیث نبوی "انما الاعمال بالنیات" کے بعد تحریر فرمایا:۔

ناظرین! یہ تعلیم الاسلام کا پہلا پرچہ ہے اور اس کے ابتداء کو انٹروڈکشن سے خالی پا کر اور اولڈ فیشن کا افتتاح ہی دیکھ کر کوئی نیو فیشن کے دلدادہ صاحب پڑھنے سے پہلے ہی اس کو ردی میں نہ پھینک دیں۔ ایسے صاحبان کے راضی کرنے کے لئے میرے دل میں یہ خیال گزرا تھا کہ اس کی ابتداء انٹروڈکشن سے شروع کروں لیکن (کلام الٰہی) و (-) کی اتباع نے (کہ جن کی طرف توجہ دلانا اس رسالہ کی غرض ہے) مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ZG

Ph: PP 72669

ZIA GARMENTS & Variety Centre

ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOSIERY & CROCKERY

Children Imported Garments

SHOP NO. D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET GORDEN COLLEGE ROAD,
RAWALPINDI

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے
تشریف لائیں

نیو احمد جیولرز گلا چوک شہیداں سیالکوٹ

پروپرائیٹر:۔ محمد احمد توقیر

فون: دوکان 0432 - 87444
رہائش 0432 - 586297 موبائل: 0342 - 348235

سالِ نو احباب جماعت احمدیہ کو مبارک ○ احمدیہ ٹیلی ویژن کی چوبیس گھنٹے
کی عالمی نشریات کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد

محمد یعقوب محمد یوسف فروٹ اینڈ ویجی ٹیبل کمیشن ایجنٹ

MY

دوکان 142 آئی/ایون اسلام آباد

فون دوکان: 051 — 443262
861320
رہائش: 051 - 844366

TELEPHONE EXCHANGES

WHY PAY MORE

E - PABXS

EPABX 2+8	Rs.	9500/-
EPABX 4+8	Rs.	11000/-
EPABX 4+16	Rs.	20000/-

AND MORE

BOLAN CONSOLIDATED
9-B, Markaz F-6, Islamabad Ph: 277600/01

THE NAME IN SPORTS WORLD

WORLD STAR

alpas

MANUFACTURERS, IMPORTERS & EXPORTERS

All kinds of Balls, Gloves, Sports Wear, Including Leisure Suits

HEAD OFFICE	BRANCH OFFICE
Alpas Group of Companies	Alpas GMBH
P. O. Box 1832	Assenheimer STR-51
Sialkot, Pakistan	61194 NT-BONSTADT,
Tel: 0432-263795-7	GERMANY
Contact Person:	Tel: 06034-8521-2
Khalid Mehmood Malik	FAX: 06034-8925-8532
	Contact Person:-
	Akthar Mehmood Malik

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرف متوجہ کیا کہ اس کی ابتداء کلام الٰہی اور کتب معتبرہ (-) کے مطابق کروں تاکہ (-) اسوہ پر شروع ہو (-)

(رسالہ تعلیم الاسلام نمبر1 جلد1 ص1 تا 3)

حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کا اعلیٰ و ارفع مقام کے ذیل امور سے ظاہر ہوتا ہے۔

(1) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خداداد فراست سے مولوی صاحب کو خاص فیضان کے قابل پایا۔

(2) حضرت بانی سلسلہ کی نمائندگی میں آپ نے بمقام مد مولوی ... اللہ امرتسری سے مباحثہ کیا اور آپ اس مناظرہ میں کامیاب و کامران بطل جلیل ثابت ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (-) ... روح (-) سے قوت دی اور حضرت صاحب نے آپ کو دہاڑنے اور غرانے والا شیر قرار دیا۔

(3) آپ کو یہ سعادت بھی نصیب رہی کہ حضرت بانی سلسلہ نے آپ کی اقتداء میں عبادات اور جمعہ پڑھے۔

(4) حضرت بانی سلسلہ کے عہد مبارک میں آپ کی (تشریح.....) رسالہ تعلیم الاسلام اور ریویو میں شائع ہوتی رہی۔

(5) حضرت امام جماعت الثانی آپ کے شاگردوں میں تھے۔

(6) آپ ایک عرصہ تک تعلیم الاسلام ہائی سکول، مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔

(7) آپ سلسلہ احمدیہ کے مفتی رہے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی بھی رہے۔

(8) حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانہ میں حضرت صاحب کی قادیان میں عدم موجودگی میں امام (عبادت) وامیر جماعت مقرر ہوئے۔

(9) حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ مقدمات میں مصاحبت اور حوالہ جات تلاش کرنے کی خدمت کے مواقع ملتے رہے۔

(10) حضرت بانی سلسلہ نے آپ کو "بہترین واعظ کے صفات کا حامل قرار دیا"

(ملفوظات جلد 29 ستمبر 1907ء)

رسالہ (تشریح) کلام الٰہی

ایڈیٹر صاحب الحکم شیخ یعقوب علی تراب نے 1903ء میں ایک رسالہ (تشریح) (کلام الٰہی) کے نام سے شائع کرنا شروع کیا اس کا پہلا شمارہ اس سال شائع ہوا اس کے اغراض و مقاصد جو زیر عنوان 'کچھ اپنی نسبت' شائع کئے خلاصۃً درج ہیں۔

آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

"جب سے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے دارالامان میں رہنے کا شرف عطا کیا ہے ہمیشہ میری آرزو اور خواہش یہی رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو وہ علوم عالیہ اور حقائق و معارف جو مجھے (حضرت بانی سلسلہ) کے منہ سے سننے کا اتفاق ہوتا ہے اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچاؤں اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اخبار الحکم کے ذریعہ میں اس خدمت کا شرف حاصل کر چکا ہوں..... اس کے ساتھ ہی یہ آرزو بھی میرے دل میں ہمیشہ نشوونما پاتی رہی کہ حضرت مولانا و مخدومنا (حضرت امام اول) کا جو درس (-) جاری ہے اس سے نوٹ لے کر اپنے طرز اور طریق پر (کلام الٰہی) کی ایک مختصری (تشریح) قوم کے سامنے پیش کر سکوں جو کم از کم ان غلطیوں سے بچانے کا ذریعہ ہو سکے جو موجودہ فلسفہ اور طبعیات کی وجہ سے (کلام الٰہی) کے متعلق نئی روشنی کے نوجوانوں کے خیال میں پیدا ہوئی ہیں۔

(تشریح کلام الٰہی جلد اول نمبر اول ص 2)

طبیب حاذق

الحکم، بدر، ریویو کے علاوہ ایک رسالہ بنام طبیب حاذق مجربات نورالدین بعد میں بیاض نورالدین کے نام سے اشاعت پذیر ہوتا رہا۔ اس کے ایڈیٹر حکیم مفتی فضل الرحمان تھے۔ اس رسالہ میں حضرت (مولانا نورالدین) کے مجرب نسخہ جات بمعہ تفصیل ادویات و اثرات شائع کئے جاتے رہے۔

مفتی فضل الرحمان کو نہ صرف حضرت حکیم نورالدین کی شاگردی بلکہ دامادی کا شرف بھی حاصل تھا آپ پہلی مرتبہ 1888ء میں بھیرہ سے قادیان آئے۔ 1890ء میں باقاعدہ نقل مکانی کر کے قادیان آگئے۔ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ نے قادیان میں مدرسہ کی بنیاد رکھی جس کے اولین اساتذہ میں آپ بھی شامل تھے۔ انتظامیہ سے کچھ اختلاف کی بناء پر علیحدہ ہو گئے حضرت بانی سلسلہ کو علم ہوا تو آپ نے تقریر فرماتے ہوئے بڑے جوش میں فرمایا:۔

"جو شخص فضل الرحمان کو دکھ دیتا ہے وہ نورالدین کو دکھ دیتا ہے اور جو نورالدین کو دکھ دیتا ہے وہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ فضل الرحمان کے سارے قصور معاف کرتا ہوں۔ کون ہے جو میرے حکم کی خلاف ورزی کرے۔...

(رجسٹر روایات رفقاء جلد 8 ص 123)

ان سب پاک طینت لوگوں کا ہم سب اور آنے والی نسلوں پر احسان عظیم ہے کہ انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں آپ کے ارشادات کو ہمارے لئے محفوظ کر دیا بلکہ سلسلہ کی تاریخ کو بہتر رنگ میں تمام عالم میں پھیلایا۔

اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزا دے۔

○○○

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 5 روپے

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے
پاک ربڑ انڈسٹریز
ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
پروپرائیٹرز:۔ عبدالحفیظ گھمن، امان اللہ گھمن
P.O Box : 2450
آفس 0432-550437 550919

احمدیہ ٹیلی ویژن کے بارے میں
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد
"خدا کے فضل سے ایک عظیم بیداری اور ہیجان کا عالم ہے۔ جس دور میں سے ہم گزر رہے ہیں ایم ٹی اے کو اس میں غیر معمولی خدمت کی توفیق عطا ہوئی ہے۔"
(الفضل انٹرنیشنل 25 اگست تا یکم ستمبر 1995ء صفحہ 3)

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

اعلان تعطیل
مورخہ 23۔ مارچ بروز پیر دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا اس تاریخ کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔
(مینیجر)

اعوان کریانہ سٹور
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
پروپرائیٹرز: کامران ساجد، منیر احمد - فرحان جاوید
فون: 191

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان:۔ 04524-211806
رہائش شہر:۔ 04524-211883
گاؤں: 04524-22238

LODGINGS
GUEST HOUSE
It's Your Home You Would Want To Come Again
AIR CONDITIONED
ID TELEPHONE FACILITY
DISH ANTENA WITH & CHANNELS
24 HOURS
ROOM SERVICE
AVAILABLE
HOUSE NO:41 A, COLLEGE ROAD, F.7/2 ISLAMABAD
PHONE NO. 051-827179
FAX . 051-826146

پولرائیڈ فوٹوز۔ سامان فوٹوگرافی۔ فوٹوسٹیٹ۔
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ/پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فوٹو ہام
4۔ بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائیٹر عطاء المنان

امسال نازل ہونے والی اللہ کی رحمتوں کے مبارک موقعہ پہ احباب جماعت کی خدمت میں مبارکباد
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپیشلسٹ ولکنائزنگ میٹریل • شاہین کشن
• شاہین ٹریڈ اینڈ • بی کلاس کمپونڈ
یاسر ربڑ انڈسٹریز حاجی پورہ سیالکوٹ
☎ : 0432 - 66978
پروپرائیٹر : محمد آصف گھمن

SUZUKI Sales Service Parts

تمام سوزوکی گاڑیاں
کنٹرول ریٹ پر ایک ہفتے میں حاصل کریں

SUNDAY OPEN

MINI MOTORS

AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.

54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

Tel (051) 536393

ALL ELECTRONICS

REPAIR SERVICES PLEASE VISIT
FOR REPAIR OF LONG DISTANCE
CORDLESS TELEPHONE AND
MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET
LIAQUAT ROAD
RAWALPINDI.

کارڈلیس فون، انٹرکام کی تسلی بخش مرمت کیلئے تشریف لائیں
احمد الیکٹرونکس ریپئر سروسز شاپ نمبر 69
الفیصل مارکیٹ لیاقت روڈ راولپنڈی
فون دوکان : 536367 - 051

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان : 212515 رہائش : 212300

بحوالہ فنی
شعبہ تشخیص و تجویز

ہمارے دواخانہ میں تجربہ کار اطباکرام کی زیر نگرانی تشخیص و تجویز کا سلسلہ جاری ہے اگر آپ یا آپکے کوئی عزیز کسی مرض میں مبتلا ہوں راولپنڈی اور گردونواح کے حضرات تسلی بخش علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں اور مفت مشورہ حاصل کریں۔ اور جو حضرات کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکتے ہوں، جوابی لفافہ بھیج کر تشخیص فارم طلب کریں۔

آپ کا خادم
ناظم اعلیٰ
دواخانہ حکیم اکمل خان فون : 429888 ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی

PIM's STUDIO

معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات
محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ

DWARFISHNESS COURSE Rs. 150/-

چھوٹا قد
قد کا چھوٹا ہونا 'بونا پن' نشوونما کی کمی کیلئے مفید کورس
کیورینٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام /۴۰ روپے، ۶۰ گرام /۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام /۲۰۰ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
/۳۰۰ روپے

زد جام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

Sale, Service, Maintenance — Communication Consultant

انٹرکام - ٹیلی فون ایکسچینج - کارڈلیس فون - ملٹی لائن فون - ملٹی لائن سٹینو فون

Leaders Telecom
10-Municipal Complex, K-5 Murree Road,
Near Maharaja Hotel, Rawalpindi
Tel.: 552388 - 559379 Fax: 051-553003

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر : میاں قمر لطیف
☎ : 589 - 04524

العطاء جیولرز DT-145/C کری روڈ ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر : طاہر محمود
☎ 844986

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
(گلی کے اندر) ☎ 211158

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹیچ
آفس A-6 گیلری نمبر4 بیکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائل 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

تبادلہ پلاٹس

سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں

رابطے :
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
☎ 212464/0341-7750609 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد
لیڈرز محمد احمد خان
☎ دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ
پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
☎ : دفتر 213115

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز : شہزاد اسلم - رمضان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان
آپکی خدمت میں مصروف

• ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں • 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر دوکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212175

رشید موٹر ورکشاپ
نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز : عبدالرشید، عبدالقدوس
☎ دوکان : 0456 : 502998
گھر : 0456 : 501016

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ

SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.

T. M. EXCHANGE

329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)

TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

U.K. Office: 171-935-0911. Canada Office 416-663-1706

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES

IMPORTER STOCKIST & MANUFACTURER OFTEXTILE PARTS, ENDLESS BELTS TIMING BELTS & VBELTS ETC.
14-Talmour Road Chowk Shaheedan Multan.
PH:061-583512, 061-545633, MOB: 0361-364122 FAX:061-83512
BRANCH OFF.(AGENCY HANKOOK V BELTS KOREA)
AKBAR ROAD MULTAN.

دعوت الی اللہ میں حصہ لے کر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی دعائیں حاصل کریں
ڈائمنڈ کی جدید وراثتی اور فینسی زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
فون : دوکان : 592316 گھر : 551179 - 586297